مشعلِ راہ

احادیث کا مجموعہ

مرتبہ

عبدالرزاق کوڈاوی

ٹائم مینجمنٹ کلب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشعلِ راہ

احادیث کا مجموعہ

مرتبہ

عبدالرزاق کوڈاوی

ٹائم مینجمنٹ کلب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

مشعل راہ جو احادیث کا مجموعہ ہے الحمد اللہ رب کریم نے اسے مقبولیت سے نوازا اور اس وقت تک اس کے 50 ایڈیشن شائع ہو چکے جو تقریباً 75000 کی تعداد پر مشتمل تھے، اس کے علاوہ اس کا انگریزی اور گجراتی زبان میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے جبکہ ہندستان کے ایک نو مسلم نے اس کا ہندی میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ کراچی میں صدیقی ٹرسٹ نے بڑی تعداد میں شائع کر کے دعوت و تبلیغ کے مقصد کے تحت مفت تقسیم کیا۔

اب اس مجموعہ کو رضاالٰہی کے حصول اور راقم اور ان ے والدین کے لئے صدقہ جاریہ کی نیت سے بندگان خدا کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، جو حضرات اس کو شائع کرنا چاہتے ہوں انہیں اجازت بغیر کسی اضافہ یا ترمیم کے اسے شائع کر سکتے ہیں، ادارے کو بھی چند نسخے برائے رکارڈ بھجوا دیئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام مع الاکرام

کراچی 21 فروری 2020

طالب دعا

ای میل: basheer.juma@gmail.com

محمد بشیر جمعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر

کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ برکتیں نازل فرما حضرت محمدؐ اور حضرت محمدؐ کی آل پر

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

جیسا کہ تُو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیمؑ اور

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

حضرت ابراہیمؑ کی آل پر یقیناً تُو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

سُنّتِ رسُول ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضورؐ کا طریقہ (سُنّت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

اَلْمَعْرِفَۃُ رَاسُ مالی	معرفت میری اصل پُونجی ہے
وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ	میرے دین کی جز عقل ہے
وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ	محبت میری بنیاد ہے
وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ	شوق میری سواری ہے
وَذِکْرُ اللّٰہ اَنِیْسِیْ	اللہ کا ذکر میرا مونس ہے
وَالثِّقَۃُ کَنْزِیْ	اعتمادِ الٰہی میرا خزانہ ہے
وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ	اندوہِ دل میرا رفیق ہے
وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ	میرا ہتھیار علم ہے
وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ	صبر میرا شاندار لباس ہے
وَالرِّضاءُ غَنِیْمَتِیْ	رضا الٰہی میری غنیمت ہے
وَالْعِجزُ فَخْرِیْ	عاجزی میرا فخر ہے
وَالزُّھْدُ حرفَتِیْ	زُہد میرا پیشہ ہے
وَالْیَقِیْنَ قُوَّتِیْ	یقین میری روزی ہے
وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ	صدق میرا ساتھی ہے
وَالطَّاعَۃُ حَسْبِیْ	طاعت کرنا میری عزت ہے
وَالْجِھَادُ خُلُقِیْ	جہاد میری خصلت ہے
وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ	میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے

(الحافظ العراقی، جلد چہارم۔ کتاب الصبر والشکر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بَلَغَ الۡعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

وہ دانائے سُبل ختم الرسُل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

فہرست

عرضِ مؤلّف	۱۱
تقاریظ	۱۴
مفتی محمد شفیعؒ	۱۵
مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ	۱۵
مولانا احتشام الحق صاحبؒ	۱۶
مفتی عبدالرشید صاحبؒ	۱۶
۵	
اخلاصِ نیّت	۱۷
ایمان و اِسلام	۱۸
تقویٰ	۱۹
احسان	۲۲
فضیلتِ علم	۲۳
علم کی اشاعت	۲۵
تدبّرِ قرآن	۲۶
ترغیبِ آخرت	۲۹
حقیقتِ دُنیا	۲۹
فکرِ آخرت	۳۳
قبر پر ایک خُطبہ	۳۴
عبادات	۳۷
نماز	۳۷
نماز باجماعت	۳۸
بے نمازی کا انجام	۳۸
روزہ	۳۹
زکوٰۃ	۳۹
صدقہ	۴۰
صدقہ فطر	۴۰
قُربانی	۴۰
حج	۴۱
جہاد فی سبیل اللہ	۴۱

اخلاقیات	۴۳
مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں	۴۴
رذائل اخلاق	۵۲
تکبّر	۵۲
رِیَا	۵۲
بُخل اور تنگ دلی	۵۳
غصّہ	۵۳
جُھوٹ اور نفاق	۵۳
دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا	۵۴
بڑی خیانت	۵۴
فحش گوئی اور بدزبانی	۵۴
دو رُخاپَن	۵۵
غیبت	۵۵
حسد	۵۶
چُغلی	۵۶
سات چیزوں سے اجتناب	۵۶
فاسق کی تعریف	۵۷
لعنت و تکفیر	۵۷
گفتگو میں تصنع و بناوٹ	۵۷
ظلم	۵۸
حُقوق العِبَادُ	۵۹
والدین کے حقوق	۵۹
بڑے بھائی کا حق	۶۰
شوہر کا حق	۶۰
بیوی کا حق	۶۰
اولاد کا حق	۶۱
رفیقِ سفر کا حق	۶۱
پڑوسی اور ہمسائے کے حقوق	۶۱
ایک مُسلمان کا دوسرے مُسلمان پر حق	۶۳
جانوروں کے حقوق	۶۳
مریض کی عیادت	۶۳
آدابِ مجلس	۶۴
حقوق العباد میں کوتاہی کا انجام	۶۴
خالق کے مقابلے میں مخلوق کو ترجیح دینا	۶۵
معاشرت	۶۶
گھریلو زندگی	۶۶
والدین کی اطاعت	۶۶
اولاد	۶۶
یتیم	۶۷

معاملات ۶۸
تجارت ۶۸
کسبِ حلال ۶۹
قبولیتِ دعا میں رزقِ حلال کا اثر ۶۹
قرض دار کو مُہلت ۷۰
حرام کمائی کا انجام ۷۰
سُود ۷۱
رشوت ۷۱
مزدور کی اُجرت ۷۱
متشبہات سے پرہیز ۷۲

دین و سیاست ۷۳
حکومت اور عوام ۷۴
فریضہ اقامتِ دین ۷۵
بُرائیوں کو روکنے کی کوشش نہ کرنے کا نتیجہ ۷۶
انسان کو راہِ راست پر لانے کی فضلیت ۷۶
جماعتی زندگی کی اہمیت ۷۷
شُکر ۷۷
جذبۂ شکر پیدا کرنے کی تدبیر ۷۸
صبر و استقامت ۷۸
آزمائش اور صبر ۷۹
قرآن سے شغف ۷۹
توّکل ۸۰
جہاد کا جذبہ ۸۰
احتساب ۸۰
عیش کوشی سے پرہیز ۸۰
توبہ و استغفار ۸۰

داعیانہ صفات ۸۲
محبت ۸۲
بندگانِ خدا کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی تڑپ ۸۳
نو باتوں کا حکم ۸۳

ذکرِ الٰہی ۸۸
ذکرِ الٰہی اور تقرب الٰہی ۸۹
اذکارِ مسنونہ ۹۰
سورۂ یٰسین ۹۱
سورۂ مُلک ۹۲
سورۂ اخلاص ۹۲

تہجّد ۹۲

مبارک لیل ونہار ۹۴

فضیلتِ رمضان ۹۴
شبِ قدر ۹۶
عیدین کی راتیں ۹۷
شعبان کی پندرھویں رات ۹۷
یومِ جمعہ ۹۷
شوال کے روزے ۹۸
ماہِ محرّم ۹۸

جامع تعلیمات ۹۹

پانچ انعاماتِ الٰہی ۱۰۰
اپنی تعریف ۱۰۰
بدبختی کی چار علامتیں ۱۰۰
نیک بختی کی علامتیں ۱۰۱
چار جوہرِ انسانی ۱۰۱
نجات دینے والی چیزیں ۱۰۱
تین ہلاک کرنے والی چیزیں ۱۰۲
تین چیزیں گناہوں کا کفّارہ ۱۰۲
درجات بلند کرنے والی تین چیزیں ۱۰۲
عرشِ الٰہی کا سایہ ۱۰۲
صالح نوجوان ۱۰۳
مخالفتِ نفس ۱۰۳
سچ اور جھوٹ ۱۰۳
بُرے خیالات ۱۰۴
کامیاب لوگ ۱۰۴
پسند اور ناپسند کا معیار ۱۰۵
مُسلمان کی تعریف ۱۰۵
اطاعت کی حدود ۱۰۵
سچ اور جھوٹ ۱۰۶
دُنیا کی حقیقت ۱۰۶
بہترین لوگ ۱۰۶
ریا شرک ہے ۱۰۶
اہم ترین سوالات ۱۰۷

خطبۂ عرفات ۱۱۰

خطبۂ حجتہ الوداع ۱۱۰
خطبۂ منٰی ۱۱۴
محسنِ انسانیتؐ کے بعد ۱۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلّف

حمد و ستائش صرف اس ذات کے لیے زیبا ہے جس نے اس کارخانۂ عالم کو وجود بخشا اور درود و سلام ہو خدا کے اس آخری پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جنہوں نے اس جہان میں حق کا بول بالا کیا۔

اسلام نام ہے توحید و رسالت پر غیر متزلزل یقین اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل اطاعت کا۔ اسی پر انسان کی فلاح اور نجات کا دارومدار ہے۔ اطاعت کی حقیقی بنیاد اور اصل رُوح عشق و محبت کی کیفیت اور اقرار و تعظیم کا جذبہ ہے۔ یہ دونوں جذبات جتنے زیادہ ہوتے ہیں، اطاعت اتنی ہی کامل اور مستقل ہوتی ہے۔ انسان خود اپنے ذوق وشوق کی بناء پر بے چون و چرا اطاعت کرتا ہے اور اس میں لطف اور لذت محسوس کرتا ہے۔ یہ محض اطاعت ہی نہیں ہوتی بلکہ اس میں انہماک اور شیفتگی کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ بابرکت بہترین نمونہ ہے۔ صرف اہلِ ایمان ہی کے لیے نہیں، بلکہ دنیا کی ساری قوموں کے لیے آپؐ قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔ جس طرح قرآن نسلِ انسانی کے لیے ہدایت کی کتاب ہے، اسی طرح رسول اللہ صلّی اللہ

علیہ وسلّم بھی نسلِ انسانی کے رسُول ہیں۔حق تعالیٰ نے آپ کی ذاتؐ میں ایسی اعلیٰ صفات جمع کردی ہیں جو ہر دور کے انسان کے لیے ہدایت کی شمع اور رہنمائی کی روشن مثال ہیں۔

اسلام کی تمام تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان پورے یقین اور ایمان کے ساتھ دائرۂ اسلام میں داخل ہوکر دین کا علم حاصل کرے اور اپنی زندگی اسی حاصل کیے ہوئے علم کی روشنی میں عمل، اخلاص اور استقامت کے ساتھ سنوارے، تقویٰ اور خداترسی کی روش اختیار کرے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے، حسنِ اخلاق کو اپنائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی نہ کرے۔ خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی گزارے اور اس عظیم فریضہ کو انجام دے جو خالق کائنات کی طرف سے اس پر عائد کیا گیا ہے۔یعنی دین کے غلبہ کے لیے جدوجہد کرنا۔ معاشرے میں برائیوں کو ختم کرنا اور نیکیوں کو جاری وساری کرنا، انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام کو عملاً نافذ کرنا۔ آخرت کے دن اس کی نجات اور اپنے خالق کی بارگاہ میں اس کی سرخروئی کا انحصار درحقیقت اس کی اس جدوجہد پر ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات اور آپؐ کی پوری زندگی اس جدوجہد کا نمونہ ہے، اس کی پیروی اور تقلید کی کوشش ہی ہر مسلمان کی تمنائے زندگی ہونا چاہیے۔

یہ کتاب ''مشعلِ راہ'' حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاداتِ گرامی کا مجموعہ ہے۔ اسے اصلاحِ تربیت کے مقصد سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کی تیاری میں جن کتب احادیث سے مدد لی گئی اُن کے نام یہ ہیں:

بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوۃ شریف، ابنِ ماجہ، ابوداؤد، ترمذی شریف، زادالمعاد، موطا امام مالک، ریاض الصالحین، تفہیم البخاری، انوارالباری، راہِ عمل، معارف الحدیث، انتخابِ حدیث، گلدستۂ احادیث، خطباتِ نبویؐ، منّبہات، جنّت کی کنجی، نصابِ حدیث۔

کتاب کی ترتیب میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ صرف صحیح اور حسن احادیث ہی منتخب کی جائیں۔ غریب اور ضعیف روایتوں کو شامل نہ کیا جائے اس کے پڑھنے والوں اور خصوصاً علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس مجموعہ میں جہاں کوئی غلطی نظر آئے اس کی نشاندہی فرمائیں۔ میں ان کا ممنونِ احسان ہوں گا۔

اس کتاب کی تیاری میں جن علماء کرام نے اور دوست احباب نے میری رہنمائی فرمائی ہے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصیت کے ساتھ مولانا قاری محمد طیب صاحب اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، مفتی عبدالرشید صاحبؒ اور مولانا احتشام الحق تھانوی صاحبؒ کا، جنہوں نے اس مجموعہ کے مطالعہ کے بعد تقاریظ تحریر فرمائیں اور استاد محترم مولانا سیّد عبدالجبار صاحبؒ اور ملک غلام علی صاحبؒ (معاون خصوصی مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ) کا جنہوں نے پوری کتاب کا مطالعہ کیا اور ضروری تصحیح فرمادیں۔

اس مجموعہ کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۱ میں شائع ہوا تھا بعد میں مختلف ادارے اسے شائع کرتے رہے الحمدللہ اب یہ ٹائم مینجمنٹ کلب کے زیراہتمام شائع کیا جارہا ہے۔ جن اکابرین نے اس مجموعہ پر تقاریظ تحریر فرمائی تھیں وہ تمام اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہیں اس ایڈیشن کی اشاعت پر ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور قارئین سے اس دعا پر خلوصِ دل کے ساتھ آمین کہنے کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبول فرمائے اور اسے ہم سب کی آخرت کے لیے بہترین توشہ بنائے (آمین)

دُعا گو

عبدُ الرّزاق کوڈواوی

تقاریظ

- مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- مولانا قاری محمد طیّب صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- مولانا مفتی عبدالرشید صاحب رحمتہ اللہ علیہ
- مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

’’احقر نے محترم عزیز عبدالرزاق صاحب کا جمع کردہ مجموعۂ احادیث بزبانِ اُردو مختلف مقامات سے دیکھا۔ احادیث سب مستند کُتبِ حدیث سے لی گئی ہیں جو قابلِ اعتماد ہیں۔ ترجمہ احادیث بھی چند مقامات سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ صحیح اور صاف ترجمہ کیا گیا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اہم مضامین پر احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ مجموعہ عام مسلمانوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے تاکہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہے۔

مفتی محمد شفیعؒ

دارالعلوم کراچی

’’احقر نے اپنے محترم بھائی عبدالرزاق صاحب کا تالیف کردہ رسالہ دیکھا جس میں انہوں نے دین کے تمام ضروری ابواب کے بارے میں احادیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم جمع فرمادی ہیں اور بالا جمال پورا دین سمونے کی سعی فرمائی ہے۔ آج کل ایسے مختصر رسالوں کی ضرورت ہے جن میں دین کی صحیح صحیح تعلیمات زندگی کے ہر گوشے کے بارے میں اجمالاً سامنے آتی ہیں۔ مسائل کی تفصیلات بڑی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس رسالہ میں عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرت کے سلسلے کی بہت ہی کارآمد احادیث جمع کردی گئی ہیں جس سے اس رسالہ کو دینِ جامع کہا جاسکتا ہے۔ حق تعالیٰ اسے نافع فرمائے اور مؤلّف کی اس سعی کو قبول فرمائے۔

مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

بندہ نے عبدالرزاق صاحب کا مرتّب کردہ مجموعۂ حدیث دیکھا، ماشاء اللہ اختصار کے ساتھ جامعیت کی یہ کیفیت ہے کہ زندگی کے تقریباً ہر شعبہ سے متعلق احادیث ہادئ عالم مُحسنِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد وتعلیمات کا کافی ذخیرہ جمع کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلّف کو جزائے خیر دے اور رسالہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اُمّت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

وَما ذلك على الله بعزيز

مفتی عبدالرشید صاحبؒ

اشرف المدارس ناظم آباد

کراچی

عزیزم عبدالرزاق صاحب نے زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلّق اہم احادیث کا ایک مجموعہ مرتّب کیا ہے جس کو انہوں نے مجھے دکھایا، میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے استفادہ کیا۔ میں نے اس مجموعہ کو نہایت صحیح اور مفید پایا۔ انشاء اللہ عام مسلمانوں کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوگا۔ حق تعالیٰ مؤلّف کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مولانا احتشام الحق صاحبؒ

کراچی

اخلاصِ نیّت

انسان کے تمام اعمال کا دارومدار اس کی نیّت پر ہے۔ کوئی عمل چاہے وہ دیکھنے میں نیک ہو، اس کا اجر آخرت میں صرف اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ خدا کی خوشنودی کے لیے کیا گیا ہو اور اگر وہ عمل اخلاص پر مبنی نہ ہوگا تو آخرت میں اس کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔ اور اس کا وہ عمل وہاں کھوٹہ سکّہ قرار پائے گا، اس لیے کہ بارگاہِ خداوندی میں کسی عمل کی مقبولیت کا انحصار صرف خلوص پر ہے، چناں چہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

تمام اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصُورت اور تمہارے مال و دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے (مسلم)

- اے لوگو! اپنے اعمال میں خلوص پیدا کرو، اللہ وہی عمل قبول کرتا ہے جس کی بنیاد خلوص پر ہو۔ (حاکم)
- مومن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ (احمد)
- ایک صحابیؓ کو وصیّت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر اگر قلب میں اخلاص پیدا ہوگیا تو تھوڑا سا عمل بھی تجھ کو کافی ہوجائے گا۔ (حاکم)

ایمان و اِسلام

ایمان قیاس آرائیوں کا نام نہیں بلکہ ان ٹھوس حقائق کو مان لینے اور اقرار کرنے کا نام ہے جو خالقِ کائنات کی طرف سے اس کے پیغمبروں کے ذریعہ بندرگانِ خدا تک پہنچا۔ اور اسلام نام ہے اس فکر اور عمل کے مجموعہ کا جو خالقِ کائنات کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ انسانوں کو دیا گیا۔ اس ضمن میں ایمان اور اسلام کے متعلّق احادیث درج ہیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

- انسان کے دل میں ایمان یہ ہے کہ وہ خدا سے محبت رکھے۔ (احمد)
- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

① معبود نہیں سوائے خدا کے اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم خدا کے آخری رسول ہیں۔ ② نماز ③ روزہ ④ حج ⑤ زکوٰۃ۔ (بخاری ومسلم)

- ایمان کا مزہ چکھ لیا اس شخص نے جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنا رسول تسلیم کرکے راضی ہوگیا۔ (بخاری مسلم)
- آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول باتوں کو ترک کردے۔ (ترمذی)
- تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ (بخاری ومسلم)
- تم میں سے کوئی حقیقی معنوں میں مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (بخاری)
- جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش

رہے۔ (بخاری و مسلم)

- جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں اور مہمان کی عزت کرے (بخاری و مسلم)

تقویٰ

اسلام نے انسان کی فضیلت، بزرگی اور نجات کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اسی لیے اسلام نے جتنی عبادات فرض کی ہیں ان کا مقصد بھی حصولِ تقویٰ قرار دیا۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

تقویٰ کے لیے کسی مادی معیار کی بنا پر ایک شخص کو دوسرے شخص پر فضیلت نہیں۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (ترمذی)

فرمایا کہ دنیا میں تقویٰ اختیار کر، خدا کا محبوب بن جائے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگوں میں محبوب بن جائے گا۔ (ابنِ ماجہ)

فرمایا کہ تو گناہوں سے باز رہ، تا کہ تو سب سے بڑا عابد بن جائے۔ قسمت پر شاکر رہ کہ اس سے استغنا (بے نیازی کی کیفیت) پیدا ہوگا۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرتا کہ تو مومنِ کامل ہو جائے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تا کہ تو مسلمِ کامل ہو جائے کم ہنسا کر کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

تقویٰ کی وصیّت

حضرت ابو ذرؓ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وصیّت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

- میں تجھے اللہ سے تقویٰ کی وصیّت کرتا ہوں کہ یہی تمام چیزوں کی جڑ ہے۔
- قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب بنے گا۔
- اکثر اوقات چُپ رہا کر کہ بھلائی بغیر کوئی کلام نہ ہو۔ یہ بات شیطان کو دُور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
- جہاد کرتے رہنا کہ میری اُمّت کی فقیری یہی ہے۔
- مسکینوں سے محبت رکھنا اور ان کے پاس بیٹھتے رہنا۔
- اپنے سے کم حیثیت لوگوں پر نگاہ رکھنا اور اپنے سے اُونچے لوگوں پر نگاہ نہ رکھنا کہ خلاف کرنے سے اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری ہوتی ہے جو اللہ نے تجھے عطا فرمائی ہیں۔
- قرابت والوں سے تعلّقات جوڑنے کی فکر رکھنا اگرچہ وہ تُجھ سے تعلّقات توڑ دیں۔
- حق بات کہنے میں تردّد نہ کرنا۔
- ایسا نہ ہو کہ خود بینی تجھے دوسرے کے عیوب پر نظر نہ کرنے دے اور جس عیب میں خود مبتلا ہو اس کے بارے میں دوسروں پر غصّہ نہ کرنا۔
- اے ابوذر حُسنِ تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل مندی نہیں اور ناجائز امور سے بچنا بہترین پرہیزگاری ہے اور خوش خلقی کے برابر کوئی شرافت نہیں۔ (جامع صغیر۔ طبرانی)

تقویٰ کی فضلیت

ایک مرتبہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مسلمانو! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اس سے تقویٰ کی رَوِش اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں اور بہترین تاکید وہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو آخرت کے لیے آمادہ کرنے کی خاطر اسے تقویٰ کی وصیّت کرے۔ اے لوگو! خدا نے تم کو جن باتوں سے روکا ہے اس سے رُک جاؤ۔ اس سے بہتر نہ کوئی نصیحت ہے نہ کوئی ذکر۔ یاد رکھو آخرت کے دن، تقویٰ بہترین مددگار ثابت ہوگا۔ جب کوئی اپنا اور خدا کا معاملہ ظاہر اور باطن میں درست رکھے گا تو ایسا کرنا اس کے لیے دنیا میں ذکر اور موت کے بعد ذخیرہ بن جائے گا۔ اور جو ایسا نہیں کرے گا، تو اس کی حالت ایسی ہوگی جس کے بارے میں خود خدا نے فرمایا کہ انسان چاہے گا کہ اس کے اعمال اس سے الگ ہوجائیں۔ خدا تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس نے اس کے احکام کو سچ جانا اور اپنے وعدہ کو پورا کیا تو ارشادِ الٰہی ہے کہ ہمارے ہاں بات نہیں بدلتی اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے۔

مسلمانو! اپنے موجودہ اور آئندہ خفیہ اور علانیہ تمام کاموں میں اللہ سے تقویٰ کو پیشِ نظر رکھو کیوں کہ اہل تقویٰ کی برائیوں سے صرفِ نظر کرلیا جاتا ہے اور نیکیوں پر اجر زیادہ دیا جاتا ہے۔ اہلِ تقویٰ اپنی بہترین مراد کو پہنچیں گے۔ تقویٰ اللہ کی بیزاری، اس کے غصّے اور اس کے عذاب کو دور کرتا ہے۔ اور تقویٰ اور پرہیز گاری چہرہ کو منّور اور اللہ کو خوش اور درجات کو بلند کردیتی ہے۔ (زادالمعاد۔ج ۲ ص ۲۵)

احسان

حضرت عمرؓ بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السّلام انسان کی شکل میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں تشریف لائے اور اسلام اور ایمان کے متعلق چند سوالات کرنے کے بعد آپؐ سے پُوچھا یا رسول اللہؐ! مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ ''حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کی بندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیوں کہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے لیکن وہ تمہیں دیکھتا ہے۔''

تشریح

ہماری زبان اور ہمارے محاورے میں احسان کسی کے ساتھ اچھّا سلوک کرنے کو کہتے ہیں لیکن یہاں جس احسان کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ ایک خاص اصطلاح ہے اور اس کی حقیقت وہی ہے جو حدیث بالا میں بیان کی گئی۔ یعنی خدا کی بندگی اس طرح کرنا جیسے کہ وہ قہار وقدوس و ذوالجلال والجبروت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں۔

فضیلتِ علم

ہر مسلمان کے لیے کم از کم اتنا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے جس کی روشنی میں وہ جہالت کی روش سے اپنے آپ کو بچا کر اپنی زندگی کو صحیح خطوط پر گامزن کر سکے۔ اس لیے کہ دین کا علم و فہم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ جس کو یہ چیز ملی اس کو دین و دنیا کی سعادت ملی وہ اس سے اپنی پُوری زندگی سنوارے گا اور دوسرے بندگانِ خدا کی زندگیوں کو بھی سنوارے گا۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

- علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (بخاری و مسلم)
- علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لیے مفید ہوگا لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ (حاکم)
- علم کی طلب میں نکلنے والا دراصل اللہ کے راستے میں نکلنے والا ہے۔
- علم کا صرف اللہ کے لیے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔
- علم کی طلب میں کہیں جانا عبادت ہے۔
- علم کا یاد کرنا تسبیح ہے۔
- علم کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔
- علم کا پڑھنا صدقہ ہے۔

- علم کو افراد تک پہنچانا قُربِ خداوندی کا ذریعہ ہے۔
- علم جائز اور ناجائز پہچاننے کی علامت ہے۔
- علم جنت کے راستوں کا نشان ہے۔
- علم سے وحشت میں جی بہلتا ہے۔
- علم سفر کا ساتھی ہے۔
- علم خوشی اور رنج میں دلیل ہے۔
- علم دشمنوں پر ہتھیار ہے۔
- علم دلوں کی روشنی ہے۔
- علم آنکھوں کا نُور ہے۔
- علم کی وجہ سے بندہ اُمّت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے اور آخرت کے بلند رُتبوں کو حاصل کرلیتا ہے۔
- علم کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے۔
- علم کا یاد کرنا تہجّد کے برابر ہے۔
- علم ہی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں۔
- علم ہی سے حلال وحرام کی پہچان ہوتی ہے۔
- علم عمل کا امام ہے عمل اس کا تابع ہے۔ سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بدبخت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔
- علم کے لیے جدوجہد پچھلے گناہوں کی تلافی ہے۔
- علم کا طالب خدا کی رحمت کا متلاشی ہے۔
- علم مومن کا سچّا دوست ہے، حلم و بردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہنما، عمل اس کا

قائد، نرم خوئی اس کا باپ اور نیک عمل اس کا بھائی اور صبر اس لشکر کا سردار ہے۔

- عالم اور عابد کے درمیان ستّر درجے کا فرق ہے۔
- مسائل دینی کا ایک طالبِ علم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
- میری اُمّت کے علماء کی تعظیم و تکریم کرو یہ زمین کے ستارے ہیں۔
- اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ یہ اٹھالیا جائے۔
- جن سے تم علم سیکھتے ہو اور جن کو سکھاتے ہو ان کی عزت کرو۔
- جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)
- جس نے طلبِ علم کرتے ہوئے وفات پائی اسے شہید کی موت نصیب ہوئی۔
- تمام کاموں میں افضل علم کی طلب ہے۔ علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بڑھ کر ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سبقت کرو۔ گود سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو جس نے علم حاصل کیا اس کو جنت کے باغ ملیں گے جہاں وہ سیر و تفریح کرے گا۔
- علم کی فضیلت جاہل عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کو تاروں پر۔
- انبیاء علیہم السّلام اپنے ورثہ میں روپیہ پیسہ نہیں چھوڑا کرتے۔ ان کا ورثہ تو یہی علم ہوتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرلیا وہ بہت بڑے حصّے کا مالک بن گیا۔
- انسان کے لیے یہ علم کافی ہے کہ خدا سے ڈرتا رہے اور اس کے لیے یہ نادانی کافی ہے کہ اپنے آپ پر اتراتا ہے۔

علم کی اشاعت

- فرمایا میری طرف سے پیغام پہنچاتے رہو خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔
- جو شخص میری مجلس میں حاضر ہو اسے چاہیے کہ وہ اس تک دین کا علم پہنچادے جو

یہاں موجود نہیں ہے۔ (بخاری)

- خدا اس بندے کو آباد کرے جس نے میری باتوں کو سُنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ (مسلم)

(مندرجہ بالا احادیث کا انتخاب ان کتب سے کیا گیا ہے: بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ترمذی، خطبات نبویؐ، احمد، حاکم)

عالم بے عمل

فرمایا: عالم بے عمل چراغ کی مانند ہے کہ جو دوسروں کو تو روشنی پہنچاتا ہے، لیکن خود کو جلاتا رہتا ہے۔ (احمد)

- فرمایا: علمائے سُو میری اُمّت کے لیے ہلاکت ہیں۔ (حاکم)
- ہلاکت ہے جاہل کے لیے اور اس عالم کے لیے بھی جو عمل نہیں کرتا۔

تدبّر قرآن

- حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ آسمان و زمین میں اس وقت تک کامل درجے کا مُسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ تمام لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ ہولیں اور مُسلمان تب تک نہیں ہوسکتا جب تک علم حاصل نہ کرے۔ عالم بلاعمل کے نہیں ہوسکتا، عمل بغیر زہد کے نصیب نہیں ہوتا، زہد بلاتقویٰ کے حاصل نہیں ہوتا، تقویٰ بغیر تواضع اور انکساری کے نہیں پیدا ہوتا۔ تواضع بغیر اپنے نفس کے پہچان کے نہیں آتی اور نفس کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ قرآنِ کریم میں غور و فکر نہ کرے۔ (منبہات۔ ماخوذ خطبات نبویؐ)
- حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ یاد رکھو میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یہ

بات سُنی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس سے نجات کیا چیز دلائے گی؟ یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اللہ کی کتاب، اس میں تمہارے اگلوں کی سرگزشت ہے۔ جو کچھ بعد میں آنے والا ہے اس کی خبر ہے اور جو کچھ تمہارے درمیان پیدا ہوگا، اس کا فیصلہ ہے۔ اور یہ ایک دوٹوک کتاب ہے کوئی ہنسی دل لگی نہیں ہے، جو سرکش اس کو چھوڑ دے گا اللہ اس کی پشت کی ہڈی توڑ دے گا اور جو اس کے سوا کوئی اور مرجع ہدایت بنائے گا، اللہ اس کو گمراہ کردے گا۔ خدا کی مضبوط رسی یہی ہے، حکمت سے بھری ہوئی کتاب یہی ہے، خدا کی کھولی ہوئی سیدھی راہ یہی ہے، اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتیں، زبانیں لڑکھڑاتی نہیں، علماء اس سے کبھی آسودہ نہیں ہوتے، کتنی ہی پڑھو اس سے سیری نہ ہوگی۔ اس کے عجائبِ حکمت کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اس کے سُنتے ہی جنّات پکار اُٹھے کہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سُنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے، جس نے اس کی سند پر کہا سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا، وہ اجر پائے گا، جس نے اس کی مدد سے فیصلہ کیا اس نے عدل کیا، جس نے اس کی طرف دعوت دی، اس نے صراطِ مستقیم کی دعوت دی۔ (ترمذی شریف)۔

○ عنقریب میرے بعد ایسے واعظ (وعظ کرنے والے) ہوں گے جن کی طرف اللہ نظر اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ اس لیے کہ وہ واعظ بےعمل ہوں گے (حاکم)

عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ العلم حجاب الاکبر۔ ''علم بہت بڑا حجاب ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ علم کا حصول صرف اخلاص کے جذبہ کے ساتھ ہو۔ اگر حصولِ علم میں اخلاص کے جذبہ کی کمی ہو اور جذبۂ ریا اُبھر آئے، تو ایسا علم بندے اور خدا کے درمیان حجاب بن جاتا ہے تعلّق باللہ میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور بندہ جیسے جیسے علم حاصل کرتا جاتا

ہے اپنے غرور اور ریا کی وجہ سے خدا سے دُور ہوتا جاتا ہے۔

- حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا کچھ وصیّت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔ یہ چیز تمہارے پورے دین و تمام معاملات کو ٹھیک حالت میں رکھنے والی ہے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے آپ کو کو قرآن کی تلاوت اور ذکر کا پابند بنالو تو خدا تمہیں آسمان پر یاد کرے گا اور زندگی کی تاریکیوں میں تمہارے لیے روشنی کا کام دیں گے۔ (مشکوٰۃ)
- فرمایا میری اُمّت کی بہترین عبادت قرآن حکیم کا پڑھنا ہے۔ (ترمذی)
- قرآن پاک بہترین علاج ہے (ابن ماجہ)
- قرآن شریف عُمدہ آواز سے پڑھا کرو (طبرانی)
- لوگوں میں زیاد عابد وہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرتا ہو۔
- قرآن پڑھنے والوں کے لیے ہر ختم قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

ترغیب آخرت

اسلام کے تین بنیادی عقائد عقیدہ توحید، عقیدہ آخرت اور عقیدہ رسالت ہیں۔ اس کے علاوہ جتنے عقائد ہیں وہ انہی تین بنیادی عقائد کے ضمن میں آجاتے ہیں۔ انسان کے تمام اعمال کا انحصار بھی انہی عقائد کی پختگی پر منحصر ہے اسی لیے اسلام نے ان عقائد کو بہت اہمیت دی اور توحید، رسالت اور آخرت کے متعلق واضح تعلیمات بیان فرمائیں تاکہ مسلمان ان عقائد پر پختہ ایمان اور یقین کے ساتھ اپنی زندگی کو سنوار کر آخرت کی سعادت حاصل کریں۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں دنیا کی حقیقت کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا اور آخرت کے متعلق بہت تفصیلی واقعات بیان کیے گئے۔

حقیقتِ دُنیا

- دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔
- اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔
- اس کو وہ جمع کرے جس کی کوئی عقل نہ ہو۔
- اس کے پیچھے وہ پڑے جس کو کوئی علم نہ ہو۔
- اس پر وہ رشک کرے جس کو کوئی دانائی نہ ہو۔
- اس کے پیچھے وہ دوڑے جس کو آخرت کا کوئی یقین نہ ہو۔

(منبّہات ابن حجر مکیؒ ص ۱۰۰)

○ عنقریب میری اُمّت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ وہ:

① آخرت کو بھول جائیں گے اور دُنیا کو یاد رکھیں گے۔

② زندگی پیاری ہوگی، موت سے نفرت ہوگی۔

③ محل درکار ہوں گے قبریں بے کار ہوں گی۔

④ مال پر نگاہ ہوگی آل کی خبر نہ ہوگی۔

⑤ خلق پیاری ہوگی، خالق کی یاد بھی باقی نہ رہے گی۔

(منبّہات)

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

○ اے لوگو! موت سے پہلے خدا کے حضور توبہ کرلو بیماری بڑھاپے اور رکاوٹوں سے پہلے نیک اعمال کرلو۔ اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق جوڑ لو اور اسے مضبوط کرلو تم نیک ہوجاؤ گے اور صدقہ کثرت سے دیا کرو تمہاری تعریف کی جائے گی، رزق بڑھے گا مدد کی جائے گی اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی۔ نیکی کا حکم کرتے رہو، ارزانی پاؤ گے (آسانیوں سے نوازے جاؤ گے) اور برائی سے روکو، مدد کی جائے گی۔ اے لوگو! تم میں سب سے زیاد عقل مند وہ ہے جو موت کا بہترین سامان کرنے والا ہے۔

آگاہ ہو! عقل کی نشانیو میں سے ایک یہ ہے کہ دھوکہ کے گھر یعنی دنیا سے دور رہے اور دارالخلو دیعنی جنت کی طرف توجہ کرے، قبر میں رہنے کے لیے توشہ اور قیامت کے لیے زادراہ اکٹھا کرے (مواہب زرقانی)

دُنیا ایک عارضی پُونجی ہے

ایک موقع پر آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

''خبردار! دُنیا ایک عارضی پُونجی ہے، اس میں نیک اور بَد دونوں کھاتے ہیں۔ آگاہ ہو، آخرت برحق ہے۔ اس میں قدرت والا بادشا فیصلہ کرے گا۔ خبردار پُوری بھلائی جنّت میں ہے اور پوری بُرائی دوزخ میں ہے۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش ہونے والے ہو۔ بس جس نے ذرہ برابر نیکی کی اس کو بھی وہ دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر بدی کی اس کو بھی وہ دیکھ لے گا۔ تم خداوندِ عالم کے پاس ننگے بدن اور بغیر کسی سہارے کے حاضر کیے جاؤ گے۔ (خطباتِ نبویؐ)

- اے لوگو! اطاعت کے زیور سے آراستہ ہوجاؤ اور خوف کی اوڑھنی لو، آخرت کو اپنا بنالو اور اپنے ٹھکانے کے لیے کوشش کرلو۔ اور اچھی طرح سمجھ لو کہ تمھیں عنقریب یہاں سے رحلت کرکے خدا کے سامنے پہنچنا ہے۔ وہاں سوائے نیک عمل یا صدقہ جاریہ کے کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔ تم اپنے اعمال کے پاس پہنچو گے اور اس کا بدلہ پاؤ گے۔ سو دنیا کی چمک دمک سے دھوکہ کھا کر جنّت کے بلند رتبوں سے محروم نہ رہنا، حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا گیا۔ شک کی گنجائش باقی نہیں رہی اور ہر ایک کو اپنا ٹھکانہ اور انجام اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد دوم)
- ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوذر! کشتی نئ کرلے، سمندر بہت گہرا ہے۔ پُوری طرح زادِ سفر لے لے، راستہ بہت طویل ہے۔ بوجھ کم کر اور عمل خالص کر کہ جانچ کرنے والا دیکھ رہا ہے۔

ایک اور موقع پر آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

- مسلمانو! زندگی سے اپنا حصّہ ضرور لو، مگر حقوقِ الٰہی میں کوتاہی نہ کرو۔ خدا نے اسی لیے تم کو اپنی کتاب سکھائی اور اپنا راستہ دکھایا ہے کہ سچّوں اور جھوٹوں کو الگ الگ

کر دیا جائے۔ اے لوگو! خدا نے تمہارے ساتھ نہایت ہی عُمدہ برتاؤ کیا ہے۔ تم بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ اور جو خدا کے دشمن ہیں انہیں دشمن سمجھو اور اللہ کے دین کے لیے پوری ہمّت اور کوشش کرو، اللہ نے تم کو منتخب کیا ہے اور تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تا کہ ہلاک ہونے والا بھی صاف نشانیوں سے ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا بھی کھلے دلائل کے ساتھ زندہ رہے۔ یہ سب اللہ کی مدد سے ہے۔

○ لوگو! اللہ کو یاد کرو اور آنے والی زندگی کے لیے عمل کرو۔ جو بھی اپنا، اور اپنے خدا کا معاملہ اچھا کر لیتا ہے۔ خدا اس کا اور اپنے بندوں کا معاملہ درست فرما دیتا ہے۔ اللہ اپنے حکم کو چلاتا ہے اور اس پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا۔ اللہ بندوں کا مالک ہے اور بندوں کو اس پر کچھ زور نہیں۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے سوائے اس اللہ عظیم الشان کے۔'' (زادالمعاد۔ جلد دوم صفحہ ۲۵)

فکرِ آخرت

ایمان کے بعد انسان کی زندگی کو سنوارنے اور فلاح کے مقام تک پہنچانے میں سب سے بڑا دخل خدا کے خوف اور اس کی خشیت اور آخرت کی فکر کو ہے۔ اسی لیے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی اُمّت کو ان دو باتوں کی طرف خصوصی توجّہ دلائی۔ خوف کے ساتھ اُمّید کا پایا جانا بھی ضروری ہے ورنہ صرف خوف کی موجودگی میں انسان پر مایوسی طاری ہونے لگتی ہے اور صرف اُمّیدیں باندھنے سے وہ لاپروائی کی روش اختیار کرلیتا ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ایمان اُمید اور خوف کے درمیان محفوظ رہتا ہے۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

- دانائی کی اصل اللہ کا خوف ہے (بخاری)
- اللہ کے قہر و جلال اور قیامت اور آخرت کے لرزہ خیز اور ہولناک (احوال کے متعلق) تمہیں وہ سب معلوم ہوجائے جو مجھے معلوم ہے، تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہوجائے اور رونا بہت بڑھ جائے۔ (بخاری)
- اللہ کے خوف اور ہیبت سے کسی بندۂ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکل پڑیں اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھّی کے سر کے برابر (یعنی ایک قطرہ ہی کے بقدر) ہو پھر وہ بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس چہرہ پر آتشِ دوزخ کو حرام کردے گا۔ (سنن ابن ماجہ)

- جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے کسی بندہ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کسی پرانے سُوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (بزاز)
- جس شخص کی آنکھ آنسو سے بھر آئی اللہ اس کے بدن پر آگ حرام کر دیتا ہے۔ (بیہقی)
- ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لیے (یعنی آخرت کی نجات اور کامیابی کے لیے) عمل کرے اور نادان اور ناتواں وہ ہے جو خود کو اپنی خواہشات نفس کا تابع کر دے (اور بجائے احکامِ خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے اُمیدیں باندھے۔ (ترمذی)
- ایک انصاری پر خدا کا خوف اس قدر غالب ہوگیا تھا کہ ہر وقت رویا کرتے تھے۔ جب وہ آگ کا ذکر سنتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ دل میں ڈر اتنا بیٹھ گیا تھا کہ وہ گھر میں پڑے رہتے تھے۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کا ذکر سنا تو ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور جا کر ان کو گلے سے لگالیا۔ انصاری پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ گر پڑے اور رُوح پرواز کر گئی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: لوگو! اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو خدا کے خوف نے ان کا دل پاش پاش کر دیا۔ (حاکم، بیہقی)
- فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ان فرشتوں کو جو دوزخ پر مقرر ہوں گے) حکم دے گا کہ جس شخص نے کبھی مجھے یاد کیا یا کسی موقع پر جو بندہ مجھ سے ڈرا اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے۔ (جامع ترمذی)

قبر پر ایک خُطبہ

ایک مرتبہ آپؐ نے قبر پر خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''حاضرین! ہماری غفلت کا یہ حال ہے

گویا موت ہمارے لیے نہیں بلکہ صرف دوسروں کے لیے مقرّر ہو چکی ہے، گویا حقوق کی ادائیگی ہم پر نہیں صرف دوسروں پر واجب ہے اور جن مُردوں کے ساتھ ہم قبرستان آتے ہیں گویا وہ چند دن کے مسافر ہیں جو واپس ہو کر ہم سے ملیں گے۔ ہم ان کو تو قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور ان کا مال ایسے اطمینان سے کھاتے ہیں گویا ہم کو ان کے بعد ہمیشہ دنیا میں ہی رہنا ہے۔ نصیحت کی ہر بات ہم بھلا بیٹھے اور ہر آفت کی طرف سے مطمئن ہو چکے۔ مبارک باد ہے اس شخص کے لیے جو اپنے عیوب پر نظر کر کے دوسروں کی عیب جوئی سے بچ رہا۔ مبارک ہے اس شخص کے لیے جس نے حلال کی کمائی راہِ خدا میں صَرف کی، علما کی اور عقل مندوں کی ہم نشینی اختیار کی اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ چلتا رہا۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے اخلاق ستھرے اور دل پاکیزہ ہو، لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں، مبارک ہے وہ شخص جو ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا کرے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے، راہِ شریعت پر عمل کرنا اس کے لیے آسان ہو اور بدعت اسے اپنی طرف مائل نہ کر سکے۔

ایک مرتبہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ دیکھا کہ لوگ کسی بات پر ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے اسی وقت خطبہ دیا جس میں فرمایا:

○ اگر تم لذتوں کا قلع قمع کرنے والی موت کو پیشِ نظر رکھتے تو میں آج تم کو ہنستے نہ دیکھتا۔ سو موت کو اکثر اپنے سامنے رکھو، کیوں کہ قبر سے ہر روز یہ آواز آتی ہے کہ میں غربت اور تنہائی کا گھر ہوں۔ خاک میں ملا کر خاک بنا دینے والا مکان ہوں، میں کیڑوں کا مسکن ہوں۔ پس جب کوئی مومن قبر میں دفن ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے، مرحبا! تیرا آنا مبارک ہو، میری پُشت پر چلنے والوں میں تُو مجھے زیادہ عزیز تھا۔ آج جب کہ تو مُجھ سے ملا ہے میرا سلوک دیکھ لے گا پھر اس کے لیے قبر حدِ نظر تک

فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنّت کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب کوئی بدعمل یا کافر دفن ہوتا ہے، تو قبر اسے دُھتکار کر کہتی ہے کہ تُجھے فراخی اور آرام نصیب نہ ہو۔ میری پشت پر چلنے والوں میں تو مجھے سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ آج جب کہ تو میرے قابو آیا ہے تجھے میرا سلوک معلوم ہو جائے گا۔ پھر قبر سمٹ کر اسے بھینچتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں توڑ کر ایک دوسرے میں داخل کر دیتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس موقع پر آپؐ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر بتایا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لیے ستّر زہریلے اژدہے مقرّر کیے جاتے ہیں کہ ان میں ایک بھی اگر دنیا میں پھنکار مار جائے تو ہمیشہ کے لیے زمین کی قوتِ نامیہ ختم ہو جائے۔ قیامت تک وہ اژدہے اسے ڈستے اور نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم)

عبادات

اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اس سے مراد صرف نماز روزہ کی ادائیگی نہیں بلکہ انسان کا ہر وہ عمل جو وہ خدا کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے، عبادت ہے۔ اگر انسان کسی برائی کو صرف اس لیے چھوڑتا ہے کہ اس کے کرنے سے مالک ناراض ہوگا تو یہ برائی کا چھوڑنا بھی عبادت میں داخل ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادت ہی قرار دیا گیا۔ چناں چہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا، مگر اپنی عبادت کے لیے۔

نماز

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے۔ اس میں دس فائدے ہیں۔

① چہرہ کی زینت ہے ② بدن کی راحت ہے ③ دل کی روشنی ہے ④ قبر کی مونس ہے ⑤ زحمت دُور کرنے والی ہے ⑥ آسمانوں کی کنجی ہے ⑦ میزان کے لیے بھاری ہے ⑧ رب کی رضا ہے ⑨ جنّت کی قیمت ہے ⑩ جہنّم کا پردہ ہے جس نے اس کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرا دیا۔ (منبّہات)

○ فرمایا کہ ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے اور ایمان کی نشانی نماز ہے۔ (احمد)

- قیامت کے دن جس کی نماز درست ہوگی اس کے اعمال درست ہوں گے۔ (بخاری)
- سیدھے راستے پر چلے جاؤ اعمال کا شمار نہ کیا کرو۔ اتنی بات یاد رکھو کہ تمام اعمال میں افضل نماز ہے اور وضو کی حفاظت کرنا مومن کی علامت ہے۔ (حاکم)
- جو شخص اپنی نمازوں کی ٹھیک طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن روشنی اور دلیل بنے گی اور باعثِ نجات ہوگی۔ (مشکوٰۃ)
- جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

نماز باجماعت

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو اپنے اُوپر لازم کرلے کیوں کہ بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے جو اپنے چرواہے سے دُور اور اپنے گلہ سے الگ ہوجاتی ہے۔

فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے (بخاری وابوداؤد)

جس شخص نے خدا کی طرف بلانے والے مؤذن کی آواز سُنی اور اسے کوئی ایسا عذر بھی لاحق نہیں جو اس کی پکار پر دوڑ پڑنے سے روکتا ہو، تو اس کی یہ نماز جو اس نے اکیلے پڑھی ہے (قیامت کے دن) قبول نہ کی جائے گی۔ صحابہؓ نے اس پر حضورؐ سے پُوچھا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ اور کون سی چیزیں عذر بنتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ڈر اور بیماری۔ (ابوداؤد)

بے نمازی کا انجام

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

- جو شخص نماز ترک کردے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن

خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ، احمد، بیہقی)

- بے نمازی کا دین میں کوئی حصّہ نہیں۔ (حاکم)
- بے نمازی خدا کی رحمت سے محروم ہے۔ (احمد)

روزہ

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

- ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے (طبرانی)
- روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کے لیے)۔ (مسلم)
- ابن آدم کا ہر عمل اس کا اپنا ہوتا ہے لیکن روزہ میرا ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا (حدیث قدسی بخاری)
- جس نے روزے کو فرض سمجھ کر ثواب کی اُمیّد سے رکھا وہ بخشا گیا۔ (بخاری)
- افطار کے وقت روزہ دار جو دعا مانگے وہ قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)
- روزہ اور قرآن قیامت میں شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا میری وجہ سے اس بندے نے کھانا پینا ترک کیا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ قرآن کہے گا میری وجہ سے رات کو نہیں سو یا میری شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا (ابوداؤد)
- کھجور سے روزہ افطار کیا کرو اس میں برکت ہے اور اگر کھجور میسّر نہ ہو تو پانی سے افطار کیا کرو۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

○ جو شخص چھ باتوں کی طرف سے مجھے اطمینان دلائے میں اس کے لیے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ وہ چھ باتیں یہ ہیں ① نماز ② زکوٰۃ ③ امانت ④ شرم گاہ کی حفاظت ⑤ پیٹ کو حرام مال کی کمائی سے محروم رکھنا ⑥ زبان کو بری باتوں سے بچانا۔ (طبرانی)

صدقہ

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

○ صدقہ مسلمان کی عمر بڑھاتا ہے۔ بُری موت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں کِبر اور فخر پیدا نہیں ہوتا۔ (طبرانی)

○ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ گناہ معاف کردینے والوں کی عزت بڑھائی جاتی ہے۔ تواضع کی روش اختیار کرنے والوں کا مرتبہ بلند کردیا جاتا ہے (مسلم)

صدقہ فطر

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

○ اگر کوئی شخص کھجور خیرات کرکے اپنے آپ کو دوزخ سے بچا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ سے بچالے۔ (بخاری و مُسلم)

اللہ تعالیٰ نے فطرہ کی زکوٰۃ کو اُمّت پر واجب کیا تاکہ وہ ان لایعنی اور بے حیائی کی باتوں سے جو روزہ کی حالت میں روزہ دار سے سرزد ہوجاتی ہیں کفارہ بنیں اور غریبوں اور مسکینوں کے کھانے کا انتظام ہوجائے (ابوداؤد)

قُربانی

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

عیدالاضحیٰ کے دن خدا کو خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل عزیز نہیں۔ وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، پاؤں اور کُھروں سمیت آئے گی۔ بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوجاتا ہے۔ بس اس قربانی کے ساتھ اپنے دل کو خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حج

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

- حج کی ادائیگی میں جلدی کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے۔
- جس نے حج کیا اور اس دوران فسق کی باتوں سے اور فحش کلام سے بچا رہا تو وہ حج سے ایسا پاک صاف ہوکر لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔
- حاجیوں کے لیے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی کہ الٰہی حاجی کو بخش دے اور جس کے لیے حاجی مغفرت طلب کرے، اس کو بھی بخش دے۔ (ابن حزیمہ)

جہاد فی سبیل اللہ

ایک صحابیؓ نے پُوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا۔ سائل نے پُوچھا۔ اس عمل کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا (بخاری و مُسلم)

- ایک شخص مسلمان ہوا اور مُسلمان ہوتے ہی جہاد میں شرکت کا موقع مل گیا اور شہید ہوگیا۔ حضورؐ نے فرمایا اس کے عمل اگرچہ قلیل تھے، مگر یہ شخص کثیر اجر کا مالک ہوگیا (بخاری و مُسلم)

○ فرمایا جو پاؤں خدا کے راستے میں گرد آلود ہوئے ان کو جہنم کی آگ مس نہیں کرسکتی۔ (بخاری)

○ خدا کو دو قطرے اور دو نشان بہت ہی زیادہ پسند ہیں۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو خدا کے خوف سے نکلے اور دوسرے خون کا وہ قطرہ جو جہاد میں کسی زخم سے ٹپکے۔ ایک وہ نشان جو فرائض کے ادا کرنے کے باعث جسم کے کسی حصہ پر پڑ جائے اور دوسرے وہ نشان جو اللہ کے راستے میں جہاد کی وجہ سے جسم کے کسی حصّہ پر رہ جائے (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں کو شہید سمجھتے ہو، صحابہؓ نے کہا جو خدا کی راہ میں مارا جائے۔ ارشاد فرمایا اس طرح تو میری اُمّت میں شہداء کی تعداد بہت کم ہوجائے گی۔ صحابہ نے کہا پھر شہید کون ہے؟ فرمایا: جو خدا کی راہ میں مارا گیا وہ شہید، جس نے طاعون کی دبا پر صبر کیا اور طاعون سے مرگیا وہ شہید اور پانی میں ڈوب کر مرگیا وہ شہید۔ (مسلم)

○ فرمایا جو خدا کے راستے میں کفّار سے صرف اتنی دیر لڑا جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے تو اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی (ابوداؤد)

○ جس نے سچّے دل سے شہادت مانگی پھر مرگیا یا مارا گیا اس کے لیے شہید کا ثواب ہے (ابوداؤد)

جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہُوا وہ قیامت کے دن اس شان سے اُٹھے گا کہ اس کا خون ٹپکتا ہوگا۔ خون کی رنگت زعفران کے مشابہ ہوگی اور خون میں مشک کی خوشبو آئے گی۔ (ابوداؤد)

اخلاقیات

اسلام نے حسنِ اخلاق پر بہت زور دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے حُسنِ اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ حسنِ اخلاق نام ہے خوش رُوئی کا، مال خرچ کرنے کا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا۔ بہترین اخلاق ہی وہ جوہر ہے جو صحیح معنوں میں انسان کو انسان بناتا ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

- میں اعلیٰ اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (حاکم)
- بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں (ابنِ ماجہ)
- بہترین ایمان خوش خلقی ہے۔ (ابن ماجہ)
- مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھّے ہوں (حاکم)

کیا میں تمھیں وہ شخص نہ بتادوں جس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور جو دوزخ کی آگ پر حرام کیا گیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو نرم مزاج کا مالک، نرم طبیعت اور نرم خُو ہو اور مخلوق سے محبّت کرنے والا ہو (مسلم)

- قیامت کے دن مومن کے میزان میں جو سب سے وزنی اور بھاری چیز رکھی جائے گی وہ اس کے اچھّے اخلاق ہوں گے (ابوداوٗد)
- صاحبِ ایمان بندہ اچھّے اخلاق سے اللہ کے ہاں وہ مرتبہ اور درجہ حاصل کرلیتا ہے جو رات بھر نفلی نمازیں پڑھنے اور دن کو روزہ رکھنے والوں کا ہے۔ (ابوداوٗد)۔

مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں

تقویٰ

- بندہ اہلِ تقویٰ کا مقام نہیں پاسکتا تا وقت یہ کہ وہ ان چیزوں کو ہی چھوڑ دے جن میں 'بظاہر' کوئی حرج نہیں۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہوجائے جن میں حرج (گناہ) ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)
- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اے عائشہؓ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا اس لیے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں بازپُرس ہوگی (ابن ماجہ)

توکّل

- فرمایا: آدمی کا دل ہر وادی میں بھٹکتا رہتا ہے۔ تو جو شخص اپنے دل کو وادی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ کو پروا نہ ہوگی کہ اس کو کون سی وادی تباہ کرتی ہے اور جو شخص اللہ پر توکّل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وادیوں اور راستوں میں بھٹکنے اور تباہ ہونے سے بچائے گا۔
- حضورؐ کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ: میں اونٹ باندھ کر توکّل کروں یا اسے چھوڑ کر۔ آپؐ نے فرمایا اسے باندھ لے پھر خدا پر توکّل کر۔

- آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے لیے فیصلہ کرے وہ اس سے راضی ہو اور اس پر قناعت کرے اور آدمی کی بدنصیبی یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور فیصلہ پر ناراض ہو (ترمذی)

صبر اور شکر

فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے کہ اس کا سارا کام خیر ہی خیر ہے۔ یہ (سعادت) مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے دُکھ پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے، یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ سراپا شکر بن جاتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے یعنی وہ ہر حال میں خیر ہی خیر سمیٹتا ہے (مسلم مشکوٰۃ)

- جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے کھانا دیا بغیر میری اپنی تدبیر اور طاقت کے تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد)
- شکر گزار بے روزہ دار انسان، صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے (ترمذی مشکوٰۃ)

ضبطِ نفس

- فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو (حریف کو میدان میں) پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے (مسلم مشکوٰۃ)

ایمانی اخلاق

فرمایا تین باتوں کا شمار ایمانی اخلاق میں ہوتا ہے۔

① جب غصّہ آئے تو انسان (مغلوب ہوکر) باطل کے جوہڑ میں نہ ڈوب جائے۔

② جب خوش ہو تو خوشی (کی بہتات) راہ حق سے برگشتہ نہ کرے۔
③ جب قدرت اور اقتدار پائے، تو وہ چیز نہ لے جس پر اس کا کوئی حق نہیں۔
(المعجم الصغیر)

عفو و حلم

○ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ذات کے معاملے میں کسی سے کبھی بھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت (شعائراللہ یا حدوداللہ) پامال ہوتی، تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے (بخاری و مسلم)

وقار و سنجیدگی

○ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے لیڈر کو (جن کا لقب اشج تھا) خطاب کر کے (تعریف کے طور پر) فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں اور وہ ہیں بردباری (غیر جذباتیت) اور وقار و سنجیدگی (مسلم شریف)

فرمایا، جب تم اقامت سُنو تو نماز (مسجد) کی طرف اس طرح چلو کہ وقار و اطمینان کا انداز نمایاں ہو۔ اس موقع پر بھگدڑ مت مچاؤ (مشکوٰۃ انتخابِ حدیث)

راز داری

فرمایا: اپنی ضروریات کے حصول میں کامیابی کے لیے راز داری سے مدد لو، کیونکہ ہر صاحبِ نصیحت محسُود ہے (یعنی وہ رشک وحسد کا نشانہ بنتا ہے) (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے تمام عزائم کو قبل از وقت لوگوں سے کہتے نہ پھرنا

چاہیے، اس طرح وہ حاسدوں کے زہریلے اثرات اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

شہرت سے پرہیز

فرمایا: اللہ متّقی، گم نام اور غنی بندے کو پسند کرتا ہے اور سادہ زندگی گزارنا ایمان میں سے ہے (مسلم۔مشکوٰۃ)

حیا

- حیا ایمان کا پھل ہے اور ایمان جنّت میں لے جائے گا اور بدزبانی سخت دل کا اثر ہے اور سخت دلی آگ میں لے جائے گی (گلدستہ احادیث)
حیا اسلام کے طریقوں سے ہے اور زیادہ بکواس نحوست ہے۔
- ہر مذہب کی ایک خاص خصلت ہوا کرتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔
- حیا خوبی ہے، لیکن عورتوں میں اس کا ہونا زیادہ خوبی ہے۔ (حیا عورتوں کا بہترین زیور ہے)۔

زبان کی حفاظت

- اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے، تو میں اس کے لیے جنّت کی ضمانت لے لوں گا۔ (بخاری)
- بندہ ایک بات اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کی بات ہوتی ہے بندہ اس کا خیال نہیں کرتا (یعنی اس کو اہمیت نہیں دیتا) لیکن اللہ اس بات کی بدولت اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اسی طرح آدمی خدا کو ناراض کرنے والی بات زبان سے لاپروائی کے ساتھ نکالتا ہے جو اسے جہنّم میں گرا دیتی ہے۔ (بخاری شریف)

قناعت

○ فرمایا کہ جس نے اسلام قبول کیا اور اسے گزارے کے مطابق روزی میسّر آ گئی اور اللہ نے اسے اپنی دی ہوئی روزی پر قناعت کی توفیق بخشی تو وہ فلاح و کامرانی سے ہم کنار ہوا۔

سادہ زندگی

○ فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے! بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔ (دومرتبہ آپؐ نے یہ بات بیان فرمائی) (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

خیرخواہی

○ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم)

تواضع و انکساری

○ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار خطبہ دیا کہ اے لوگو! تواضع اور انکساری اختیار کرو، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے کہ جو اللہ کے لیے جھکتا ہے اللہ اسے بلند کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے حالانکہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہے، جس نے تکبّر کیا اسے اللہ تعالیٰ گرادیتا ہے تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہوجاتا ہے، حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے سامنے کتّے اور سُور سے بھی زیادہ ذلیل ہوجاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

وعدہ کا ایفا

- فرمایا: وعدوں کو پُورا کرنا ایمان کی نشانیوں میں سے ہے۔
- جو عہد کا پابند نہیں اس کا دین نہیں اور جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔

سلام

- ایک صحابیؓ نے پوچھا اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر مُسلمان کو سلام کرنا خواہ تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (یعنی پہلے سے دوستی یا بے تکلفی ہو یا نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)
- فرمایا تم لوگ جنّت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ مومن نہیں بنتے۔ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبّت نہ کرو۔ کیا میں تمھیں وہ تدبیر نہ بتاؤں جس سے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ (مسلم)
- سلام کو پھیلاؤ سلامتی میں رہو گے۔

سادگی اور صفائی

- فرمایا سادہ زندگی ایمان کی علامت ہے (ابوداؤد)
- پاک صاف رہنا نصف ایمان ہے۔ (مسلم)
- صفائی رکھا کرو کیونکہ اسلام صاف اور پاکیزہ ہے (ابن ماجہ)
- تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں۔ (تم منہ سے قرآن پڑھتے ہو) اسے مسواک سے صاف رکھا کرو۔ (طبرانی)
- جسم کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ اپنے صحن اور گھروں کو صاف رکھو۔ (طبرانی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مسجد میں ایک آدمی داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ جا کر اپنے سر اور بال اور ڈاڑھی کو درست کرو، چنانچہ وہ گیا اور بالوں کی درستگی کے بعد آیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ بہتر نہیں ہے اس بات سے کہ آدمی کے بال الجھے ہوئے ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شیطان ہے۔ (مشکوٰۃ)

ہنسنا اور مُسکرانا

- مومن کا ہنسنا، تبسّم اور مسکراہٹ ہے اور قہقہہ لگانا شیطان کا کام ہے۔
- مومن کا چہرہ ہشاش بشاش اور دل غمگین رہتا ہے۔

رحمت

- جو رحم کرنے والے ہیں رحمٰن ان پر رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)
- جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی۔ مشکوٰۃ)
- رحمت کسی سے نہیں چھینی جاتی، مگر اُس سے جو بد بخت ہو (مشکوٰۃ)

دُکھ درد میں شرکت

- تم مومنوں کو باہم رحم دلی اور باہم اُلفت و لگاؤ اور باہم تکلیف کے احساس میں ایسا پاؤ گے جیسے ایک جسم کہ اگر ایک عضو بیمار ہو جائے تو سارا جسم اس کے بخار اور شب

بیداری کے ذریعہ شرکت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ ایک مُسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہونا چاہیے اور ایک دوسرے کے لیے اسی طرح مضبوطی اور قوت کا باعث ہونا چاہیے جیسے مکان کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لیے۔ اس کے بعد آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

رذائل اخلاق

تکبّر

- فرمایا متکبّر آدمی جنّت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ جو جھوٹی شیخی بگھارتا ہے (ابوداؤد)
- جس نے تکبّر کیا خدا اس کو ذلیل کرے گا (کتاب فردوس)
- انسان تکبّر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام جبارین کی فہرست میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے (یعنی پھر اسے عذاب دیا جاتا ہے) (ترمذی)
- متکبّر قیامت کے دن چیونٹیوں کی مثل ہوں گے۔ ان کو اہلِ محشر روندتے ہوں گے۔ آگ ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ جہنّم کے ایک خاص قیدخانے میں ان کو عذاب دیا جائے گا۔ (یعنی ان بدبختوں کی انتہائی تذلیل کی جائے گی اور ان کو دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا خون پینے کو دیا جائے گا) (ترمذی)

ریا

- فرمایا: تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے (ابنِ ماجہ)
- جس نے نماز، روزہ اور صدقہ دنیا کے دکھاوے کے لیے کیا وہ مشرک ہوگیا۔ (بیہقی)
- آخرت کے کام میں دُنیا کی شہرت کا طالب ذلیل و رُسوا ہوتا ہے اس کا نام دوزخ میں لکھ دیا جاتا ہے، اس کا چہرہ بگاڑ دیا جاتا ہے اور اس کا ذکر مٹ جاتا ہے۔ (طبرانی)

○ جو شخص آخرت کے عمل میں آخرت کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ دنیا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تمام آسمانوں اور زمینوں میں ملعون بنا دیا جاتا ہے (طبرانی)

بُخل اور تنگ دلی

○ مومن وہ نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوس میں اس کا ہمسایہ بھوکا تڑپ رہا ہو (مشکوٰۃ)

تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں:
① بخل کی پیروی ② نفس کا اِتّباع ③ خودرائی و خود بینی۔

غصّہ

○ فرمایا غصّہ کا تعلّق شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی ٹھنڈا کرسکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصّہ آئے، تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے (احمد۔ ابوداؤد)

○ جہنّم میں ایک دروازہ ہے اس سے وہی لوگ داخل ہوں گے جن کا غصّہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے (ابی دینار)

○ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا کہ اے معاویہؓ غصّہ نہ کیا کر، غصّہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے۔ (بیہقی)

○ جس نے غصّہ کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔ اور جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ اس کے عیوب کو چھپا لیتا ہے۔ (طبرانی)

جُھوٹ اور نفاق

○ فرمایا جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور

بدی جہنّم میں لے جاتی ہے (احمد)

- چار خصلتیں جس میں ہوں گی وہ پکّا منافق ہوگا۔ جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی، تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کردے۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

① اس کے پاس جب امانت رکھی جائے، تو خیانت کرے۔
② جب گفتگو کرے تو جُھوٹ بولے۔
③ جب وعدہ کرے تو پُورا نہ کرے۔
④ جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اُتر آئے (بخاری و مسلم)

دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا

فرمایا تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا (اور مصیبت ہٹا دے گا) اور تجھے اس مصیبت میں مبتلا کردے گا۔ (ترمذی)

بڑی خیانت

- فرمایا سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی وہ جھوٹی تھی۔ (ابوداؤد)

فحش گوئی اور بدزبانی

- فرمایا، قیامت کے دن سب سے وزنی چیز جو مومن کے ترازو میں رکھی جائے گی وہ اس کا حسنِ اخلاق ہوگا اور اللہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

- فحش اور بدگوئی کا تعلّق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنّت سے دُور کرتے ہیں (طبرانی)
- جس میں فحش ہوگا اس کا عیب ظاہر ہوجائے گا اور حیادار میں زینت کی خوبی پیدا ہوجائے گی۔ (ابنِ ماجہ)
- ابنِ آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ (طبرانی)
- قیامت کے دن سب سے بدتر صورت میں خدا کے سامنے وہ شخص ہوگا جس کے فحش اور بدگمانی کی وجہ سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو (طبرانی)

دورُخاپَن

- فرمایا، قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤ گے جو دُنیا میں دو چہرے رکھتا تھا۔ کچھ لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہروں کے ساتھ (متفق علیہ)
- جو شخص دُنیا میں دورُخاپَن اختیار کرے گا قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی (ابوداؤد)

غیبت

- حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شبِ معراج میں دیکھا کہ ایک قوم مردار اور مرے ہوئے جانور کھارہی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں۔ جواب ملا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے (ابوداؤد)
- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے معراج میں کچھ

لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ناخنوں سے اپنے منہ اور سینہ کو نوچ رہے ہیں۔ دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں۔ جبریلؑ نے عرض کیا وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے)۔ (ابوداؤد)

- غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح جھاڑ کر رکھ دیتی ہیں جس طرح چرواہا پتّوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حسد

- فرمایا اپنے کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو بھسم کر ڈالتی ہے (ابوداؤد)
- لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ فگن رہے گی جب تک وہ باہم حسد نہ کریں۔ (طبرانی)
- حاسد، چغل خور اور کاہن یہ تینوں نہ میرے اور نہ میں ان کا ہوں (طبرانی)
- جو حسد کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (طبرانی)

چُغلی

- فرمایا، چُغلی کھانے والا جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)
- چغلی، گالی اور جاہلانہ عصبیت جہنّم میں ہیں۔ (طبرانی)
- نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دو اشخاص کو قبر میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ ایک ان میں چغل خور ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

سات چیزوں سے اجتناب

- فرمایا، سات چیزوں سے بچو، جو ہلاک کردینے والی ہیں ① خدا کے ساتھ شرک کرنا

② جادو کرنا③ کسی کو ناحق قتل کرنا④ سود کھانا⑤ یتیم کا مال ہضم کر جانا⑥ میدانِ جہاد سے بھاگنا⑦ بھولی اور پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔ (صحاح سِتہ)

فاسق کی تعریف

○ فرمایا، جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غصّہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرشِ الٰہی ہلنے لگتا ہے (مشکوٰۃ)

لعنت و تکفیر

○ فرمایا، کسی مسلمان بھائی کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کُفر ہے (بخاری ومسلم)

جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے، لیکن آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر لوٹتی ہے، لیکن یہاں بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ وہ لعنت چاروں طرف راستہ تلاش کرتی ہے، جس پر یہ لعنت کی گئی اگر وہ شے حقیقتاً لعنت کی مستحق تھی تو یہ کیفیت اس پر واقع ہو جاتی ہے، ورنہ پھر لعنت کرنے والے ہی پر لوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

○ جب کوئی دشمن مسلمان بھائی کو "کافر" کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک شخص یقیناً کافر ہو جاتا ہے جس کو کافر کہا گیا اگر وہ حقیقتاً کافر نہیں تو یہ کُفر اسی پر لوٹ جاتا ہے جس نے غیر کافر کو کافر کہا۔ (بخاری ومسلم)

گفتگو میں تصنع و بناوٹ

○ فرمایا، قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب اور زیادہ محبوب تم میں سے وہ ہوں گے

جو اخلاق میں بہتر ہوں اور مجھ سے زیادہ دُور اور زیادہ ناپسند وہ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق میں بُرے ہیں، جن کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے اور جو منہ پھلا کر تکلّف سے باتیں بناتے ہیں (مشکوٰۃ)

ظلم

- فرمایا، ظلم قیامت کے دن ظالم کے لیے سخت اندھیرا بنے گا۔(متفق علیہ)
- خدا کے نزدیک، مخلوق کے بدترین دشمن ظالم بادشاہ ہیں۔(ترمذی)
- سب سے زیادہ سخت عذاب ظالم بادشاہ کو دیا جائے گا۔(ترمذی)
- مظلوم کی آہ و بکا سے بچو، اس لیے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کسی صاحبِ حق کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔(مشکوٰۃ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

''جن باتوں کو شرع نے منع فرمایا ہے اگر تُو ان سے بچے گا تو، تُو گویا سب سے بڑا عبادت گزار ہوگا۔(ترمذی)

حُقوق العِبَادُ

شریعتِ اسلامیہ حقوق و فرائض کا مجموعہ ہے۔قرآن و حدیث میں کثرت سے حقوق کی ادائیگی اور صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے جس کے مطالعہ کے بعد خدا اور آخرت کا ماننے والا شخص دوسروں کی حق تلفی کی جُرأت نہیں کرسکتا۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

والدین کے حقوق

- شرک کے بعد سب سے بڑا جُرم والدین سے سرکشی ہے۔(ابنِ ماجہ)
- نماز کے بعد سب اچھے کاموں سے بڑھ کر اچھّا کام والدین کی اطاعت ہے۔ (بخاری)
- جنّت ماں کے قدموں تلے ہے۔(مسلم)

خدا کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور خدا کا غضب والدین کے غضب میں ہے۔(مُسلم)

- تم اپنے والدین سے اچھّا سلوک کرو،تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھّا سلوک کرے گی۔(مُسلم)
- کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کے

ساتھ نافرمانی کرنا ہے۔ (مسلم)

- والدین کا نافرمان جنّت میں نہ جائے گا۔ (نسائی)
- شِرک، والدین سے نافرمانی اور میدانِ جہاد سے بھاگنا ایسے مذموم فعل ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوسکتا۔ (طبرانی)
- ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو۔ خدا اس کی عمر دراز کرے۔ (حاکم)

بڑے بھائی کا حق

- فرمایا بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔ (بیہقی)

شوہر کا حق

- حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کسی نے پوچھا کون سی عورت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ عورت کہ اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے۔ اور جب وہ حکم کرے تو اس کا کہنا مانے اور اپنے نفس کے بارے میں اس کی مخالفت نہ کرے (کہ بغیر اس کی اجازت کے کہیں جائے یا کسی سے ملے) اور اس کی مرضی کے خلاف اس کے مال میں تصّرف نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)
- عورت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا، ثواب میں صدقہ و خیرات کے درجہ میں ہے۔ (ترمذی)

بیوی کا حق

- فرمایا کامل ایمان والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اچھے اخلاق والے ہوں اور اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت ہوں۔ (ترمذی)
- حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا ”عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو، کیوں کہ تم

نے ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ (اپنے قبضہ میں) لیا ہے اور اللہ کی شریعت کے سبب ان سے نفع حاصل کرنے کے مستحق ہوئے ہو۔ (طبرانی)

اولاد کا حق

- انسان اپنے بچّے کو ادب سکھائے تو یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ (طبرانی)
- لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے جو اس میں پُورا پُورا اُترا وہ کامیاب ہوا۔ (مشکوٰۃ)
- بیٹے کے لیے باپ کا کوئی عطیہ اس سے افضل نہیں کہ وہ اسے اچھی تعلیم و تربیت دے۔
- سب سے کامل ایمان ان کا ہے جن کے اخلاق پسندیدہ ہیں اور جو اپنے گھر والوں پر مہربان ہو۔
- اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کی ہو جائے۔ (راہ عمل)

رفیقِ سفر کا حق

- فرمایا جس کے پاس سواری پر جگہ ہو تو اس کو چاہیے کہ بغیر سواری والے کو سوار کرے اور جس کے پاس خوراک بچی ہو وہ بغیر خوراک والے کو کھلائے اور اسی طرح دوسری چیزوں کے متعلّق ارشاد فرمایا۔ (احمد)

پڑوسی اور ہمسائے کے حقوق

- فرمایا جو اللہ اور روزِ محشر پر یقین رکھتا ہو اس سے کہہ دو کہ پڑوسی کا خیال رکھے اور

اس کی تکریم کرے۔ (احمد)

- وہ شخص کامل مومن نہیں جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔
- خود شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے، اس کا ایمان ناقص ہے۔
- کافر ہمسائے کا بھی تم پر حق ہے، مسلمان ہمسائے کا اس سے زیادہ اور رشتہ دار ہمسایہ کا اس سے بھی زیادہ تم پر حق ہے۔ (مسلم)

ایک مُسلمان کا دوسرے مُسلمان پر حق

○ فرمایا، جب تم کسی مُسلمان سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو۔ جب وہ تمہیں دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو۔ جب تم سے کوئی خیر خواہی کی بات چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کی بات کرو۔ جب کوئی چھینکے اور الحمد اللہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہو۔ جب بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کرو اور جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔ (مسلم)

جانوروں کے حقوق

○ فرمایا، لوگو! تم جانوروں پر جو سختیاں کرتے ہو، اگر ان کو خدا معاف کردے، تو جانو اس نے تمہارے بہت سے گناہ معاف کردیے۔ (مسند احمد، جلد چہارم)

○ جس نے چڑیا یا اس سے چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو خدا اس کے بارے میں تم سے باز پرس کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

○ ایک صحابیؓ نے ایک بار عرض کیا کہ مجھ کو بکری ذبح کرتے وقت رحم آجاتا ہے۔ فرمایا اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو خدا تم پر رحم فرمائے گا۔ (مسند امام حنبلؒ)

○ ایک بڑی عابدہ عورت کو خدا نے محض اس وجہ سے عذاب دیا تھا کہ اس نے ایک بلّی کو باندھ کر بھوکا مار ڈالا تھا۔ (بخاری)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہُدہُد، چیونٹی اور شہد کی مکھّی اور بلّی وغیرہ کو مارنے کی خاص ممانعت فرمائی ہے۔ (مشکوٰۃ)

مریض کی عیادت

○ فرمایا، جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ خدا کی ضمانت میں ہے۔

- جب تم کسی مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اسے تسلّی دو اور اس کے رنج و الم کو دور کرنے کی کوشش کرو۔
- جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اپنے لیے دعا کراؤ۔
- جس نے کسی مریض کو حسبِ خواہش کوئی چیز کھلائی، اللہ اسے جنّت کا پھل کھلائے گا۔
- جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ گویا رحمت کے دریا میں داخل ہوتا ہے اور جو مریض کے پاس بیٹھتا ہے (اس کی تیمار داری کرتا ہے) وہ گویا رحمت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔
- جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کی خاطر کسی مُسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے چلتا ہے تو ایک پکارنے والا پُکارتا ہے تُو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے تُو نے جنّت میں جگہ بنالی۔ (ترمذی)

آدابِ مجلس

- جو شخص کسی مجلس سے اُٹھے اور پھر واپس آجائے، تو اپنی جگہ کا وہی زیاد حق دار ہے۔ (مسلم)

حقوق العباد میں کوتاہی کا انجام

- نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ سے پُوچھا کہ جانتے ہو کہ تم میں مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ مفلس ہمارے ہاں وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہو اور نہ کوئی اور سامان۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت میں اپنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کے پاس حاضر ہوگا اور اسی کے

ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال رکھا ہوگا یا کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو ناحق اس نے مارا ہوگا۔ ان تمام مظلوموں میں اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق ابھی باقی ہیں تو ان کی غلطیاں اس کے حساب میں ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم شریف)

خالق کے مقابلے میں مخلوق کو ترجیح دینا

- فرمایا، جس نے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کیا تو اللہ بھی ایسے نالائق سے ناراض ہوجاتا ہے اور جن لوگوں کی خاطر خدا کو ناراض کیا وہ بھی اس سے راضی نہیں رہتے۔ (طبرانی)
- جس شخص نے کسی ایسے کام سے بادشاہ کو راضی کیا جو خدا کے غصّہ کا موجب تھا تو یہ شخص دین سے باہر ہوگیا۔ (بخاری)
- جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو دوست بنایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ اس طرح ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔
- جس نے خدا کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کے ناراض ہونے کی پروانہ کی تو خدا اس بندہ کی حمایت کے لیے کافی ہے اور جس نے لوگوں کو خوش رکھنے کی فکر اور خدا کی ناراضگی کا خیال نہ کیا تو خدا ایسے بندوں کو لوگوں ہی کے حوالے کردیتا ہے اور اپنی حمایت اس سے ہٹالیتا ہے۔ (ابنِ حبان)

معاشرت

گھریلو زندگی

○ آپؐ نے فرمایا، عورت سے چار چیزوں کی بُنیاد پر شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی بنیاد پر، خاندانی شرافت کی بُنیاد پر، خوبصورتی کی بنیاد پر اور اس کے دین کی بنیاد پر۔ تو تم دیندار عورت کو حاصل کرو اللہ تمہاری بھلائی کرے۔

○ فرمایا، جب تمہارے پاس شادی کا پیغام کوئی شخص لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی۔ (ترمذی)

والدین کی اطاعت

○ فرمایا، ذلیل ہو وہ شخص۔ یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ بیان فرمائی اور فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کی۔

اولاد

○ فرمایا، جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے، مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ

جاریہ کرجائے، دوسرے ایسا علم چھوڑ جائے جس سے دوسرے فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

یتیم

- فرمایا، میں اور یتیم کا سرپرست نیز دوسرے محتاجوں کے سرپرست ہم دونوں جنّت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔
- فرمایا، مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مُسلمانوں کا سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اورس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔
- ایک آدمی نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شقادت اور سختی کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر اور مسکینوں کو کھانا کھلا۔

معاملات

مومن کی زندگی عبادت، اخلاق اور معاملات سے عبارت ہے۔ اسی لیے اسلام نے معاملات کے سلسلے میں نہایت واضح ہدایات ہمیں دیں کہ ایک مُسلمان معاملات، میں تجارت میں، اخلاقی حدود کا پاس رکھتے ہوئے کسی قسم کی غلط بیانی یا دھوکہ بازی کا شکار نہ ہونے پائے۔

تجارت

- نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سچّائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صِدّیقوں اورشہیدوں کے ساتھ ہوگا (ترمذی)
- خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو خریدنے ، بیچنے اور قرض کا تقاضا کرنے میں خوش اخلاقی برتتا ہے۔ (بخاری)
- قیامت کے دن تاجر لوگ بدکار کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے، سوائے ان تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ اختیار کیا۔ (یعنی خدا کی نافرمانی سے بچے رہے) اور نیکی اختیار کی (یعنی لوگوں کو پورا حق دیا، اور سچائی کے ساتھ معاملہ کیا۔ (ترمذی)
- رافع بنؓ خدیج فرماتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے

رسولؐ سب سے زیادہ اچھی کمائی کون سی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔ (مشکوٰۃ)

کسبِ حلال

- فرمایا جو شخص دنیا میں سوال سے بچنے، اہل پر خرچ کرنے اور پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے حلال کی روزی حاصل کرے گا اس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا اور وہ اسی حال میں خدا سے ملاقات کرے گا۔ اور جو شخص حلال روزی فخر کرنے اور دکھانے کے لیے کمائے گا خدا اس پر قیامت کے دن غضب ناک ہوگا۔
- فرمایا لوگو! اللہ سے ڈرو کمائی میں، شریعت کا خیال رکھا کرو، جب تک کوئی بندہ اپنا پُورا رزق حاصل نہیں کر لیتا اس کو موت نہیں آتی۔ (ابنِ ماجہ)
- سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو لین دین میں جھوٹ نہیں بولتے اور اہلِ معاملہ سے وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (ابنِ ماجہ)
- جو شخص کسی عیب دار چیز کو اس کا عیب خریدار پر ظاہر کیے بغیر بیچ دے، اللہ کبھی اس سے خوش نہیں ہوگا۔ (جب تک اس کی تلافی نہیں کرتا)۔ (ترمذی)
- جو کاروبار میں راست باز ہیں، روزِ محشر عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔

قبولیتِ دعا میں رزقِ حلال کا اثر

- فرمایا کہ اللہ پاکیزہ اور صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ نے فرمایا اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے

اس نے فرمایا کہ اے اہل ایمان جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ۔ پھر آپؐ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدّس مقام پر آتا ہے، غبار سے اٹا ہوا ہے اور گرد آلود ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور کہتا ہے ''اے میرے رب، اے میرے رب'' (اور دعائیں مانگتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور حرام ہی پر وہ پلا ہے، ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہوسکتی ہے۔ (المسلم)

قرض دار کو مُہلت

- فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کے غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے (مسلم)
- جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور اس کو ادا کرنے کی نیّت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کردے گا۔

حرام کمائی کا انجام

- فرمایا کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے، تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے گا اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا اور اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرگیا تو وہ اس کے جہنّم کے سفر میں زادِ راہ بنے گا۔ اللہ برائی کو برائی کے ذریعہ سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے، خبیث، خبیث کو نہیں مٹاتا۔ (مشکوٰۃ)

سُود

○ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر اور اس کے دونوں گواہوں پر اور سود کے لکھنے والوں پر۔ (بخاری و مسلم)

رشوت

○ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔ (بخاری و مسلم)

○ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنّمی ہیں۔ (طبرانی)

○ جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی، پھر سفارش کرانے والے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کرلیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ کھول لیا۔ (ابوداوٗد)

مزدور کی اُجرت

○ فرمایا، مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔ (ابنِ ماجہ)

○ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن میرا جھگڑا ہوگا۔ ایک شخص وہ ہے جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اس نے عہد کو توڑ ڈالا، دوسرا وہ شخص جس نے کسی شریف اور آزاد آدمی کو (اغوا کرکے) اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو پوری مزدوری نہیں دی۔ (بخاری)

متشبہات سے پرہیز

○ فرمایا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں، تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجۂ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جُرأت دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں اس کا پڑ جانا زیادہ متوقع ہے اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں، اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے۔ (بخاری و مسلم)

دین و سیاست

○ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا عطیہ قبول کر لو جب تک اس کی حیثیت عطیہ کی ہو لیکن جب یہ عطیہ دین کے معاملے میں رشوت بن جائے، تو پھر اسے قبول نہ کرو مگر تم اسے چھوڑنے والے نہیں ہو۔ فقر و فاقہ تمہیں اس کے قبول کرنے پر مجبور کر دے گا۔ ہاں سنو! اسلام کی چکی گھوم رہی ہے تو جس طرف قرآن کا رُخ ہوا ادھر تم بھی گھوم جاؤ۔ سنو! قرآن اور اقتدار عنقریب جدا ہو جائیں گے (خبردار) تم قرآن کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ آئندہ ایسے حکمران ہوں گے جو تمہارے بارے میں فیصلے کریں گے۔ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر ڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے (راوی) نے پوچھا تب ہم اے اللہ کے رسولؐ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہی کرو جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں نے کیا۔ وہ لوگ آروں سے چیرے گئے۔ سولیوں پر لٹکائے گئے، اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزارنے سے بہتر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی پیروی اختیار کرتے ہوئے جان دے دے (یعنی خواہ کتنی بڑی سے بڑی آزمائش کیوں نہ آجائے۔ ایک مومن کو حق پر جمے رہنے اور حق کی دعوت دینے سے باز نہیں آنا چاہیے۔ (المعجم الصغیر طبرانی ماخوذ انتخاب حدیث صفحہ ۳۷)

حکومت اور عوام

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

- امارت وحکومت کی خواہش نہ کر اس لیے کہ اگر طلب کرنے سے تمہیں حکومت ملی تو اللہ تمہیں اسی حکومت کے حوالے کر دے گا اور اگر بے طلب ملی تو اللہ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔
- فرمایا تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔جن کے لیے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لیے دعا کریں۔ اور بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں۔تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔
- فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کی سربراہی کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لے اور اس حالت میں مرے کہ وہ خائن اور ظالم ہو، اللہ اس پر جنّت حرام کر دے گا۔
- عادل اور منصف حکمراں اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر اور اللہ کی کتاب کے مطابق حکمرانی کرے تو تم اس کی اطاعت کرو اس کا حکم مانو۔(ابنِ ماجہ، ترمذی)

فریضہ اقامتِ دین

خدا کے دین کو اس دنیا میں جاری و ساری کرنا، اس کے دین کی اقامت کے لیے تن من دھن لگا دینا، اس کے دین کو عملاً نافذ کرنے کے عزم کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالینا، معاشرے میں منکرات کو ختم کرنے اور نیکیوں کو پھیلانے کی سعی کر کے آخرت میں رضائے الٰہی کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینا، ایک مومن کے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ۲۳ سالہ واعیانہ زندگی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ آج ہم بھی اپنے نبیؐ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے دین کی اقامت کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کریں۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روک دے اور اگر اسے یہ طاقت نہ ہو، تو زبان سے منع کرے۔ اور اگر اسے یہ طاقت بھی نہ ہو، تو دل سے بُرا جانے۔ اور یہ ایمان کی سب سے کمزور حالت ہے۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

- جس نے کسی خلافِ شریعت کام کو ہاتھ سے مٹا دیا وہ بری الذمّہ ہوگیا۔ اگر یہ نہ کرسکا اور زبان سے منع کردیا تو وہ بری الذمّہ ہوگیا اور اگر یہ بھی نہ کرسکا اور اس فعل کو دل سے براجانا تو وہ بھی بری الذمّہ ہوگیا۔ اگرچہ یہ تیسری چیز بہت ہی کمزور ایمان والے کی علامت ہے۔ (نسائی)
- ایک دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! اللہ تم سے کہتا

ہے کہ نیکی کا حکم کرتے رہو اور بدی سے لوگوں کو بچاؤ۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ تم دعا مانگو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو۔ تم خدا سے حاجت طلب کرو اور تمہاری حاجت پوری نہ کی جائے۔ اتنا فرما کہ آپؐ منبر سے نیچے اُتر آئے۔ (ابنِ حبان)

○ کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ دینا بہترین جہاد ہے۔ (ابوداؤد)

بُرائیوں کو روکنے کی کوشش نہ کرنے کا نتیجہ

○ فرمایا کہ جو لوگ برائی کو دیکھیں اور بدلنے کی کوشش نہ کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ برائی کرنے والوں اور اس کے دیکھنے والوں دونوں کو ایک ہی عذاب میں لپیٹ لے (مشکوٰۃ۔ ابنِ ماجہ)

○ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کی بدعملی کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک ان کے ماحول میں منکر رواج نہ پاجائے اور لوگ روکنے پر قادر ہوتے ہوئے بھی روکنے سے پرہیز کریں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ خاص و عام (سب کو) عذاب میں مبتلا کردیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ فلاں شہر کا تختہ الٹ دے تو جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ اے میرے رب! اس شہر میں تیرا فلاں بندہ رہتا ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی، تو اللہ نے فرمایا اس کا تختہ بھی الٹ دو اور دوسرے شہریوں کا بھی اس لیے کہ میری نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی، اس کے ماتھے پر بل نہیں پڑتا۔ (مشکوٰۃ)

انسان کو راہِ راست پر لانے کی فضلیت

○ حضرت سہیل سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اللہ تیرے ذریعہ ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو

یہ تیرے لیے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے (سرخ اونٹ عربوں کے ہاں بہترین مال سمجھے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

- جس شخص نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس نیکی کے کرنے والے کے لیے ہے۔ (مسلم)

جماعتی زندگی کی اہمیت

- حضرت حارثؓ اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، جماعت بن کر رہنے کا، سمع و طاعت کا، ہجرت کا اور جہاد فی سبیل اللہ کا۔ یقین رکھو کہ جو شخص بالشت بھر بھی جماعت سے باہر نکلا اس نے اسلام کا قلاوہ اپنی گردن سے اتار پھینکا، مگر یہ کہ (اس قلادے کو) دوبارہ لوٹائے۔ جو شخص جاہلیت کی طرف دعوت دے وہ جہنّم میں جھونکا جائے گا اگر چہ وہ روزے رکھتا ہو، نمازیں پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان تصوّر کرتا ہو۔
(رواہ احمد و ترمذی مشکٰوۃ کتاب الامارہ)

- حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا شیطان بکریوں کے بھیڑیے کی طرح انسان کا بھیڑیا ہے۔ یہ شیطان جماعت سے الگ رہنے والے اور ذاتی مفاد کے لیے جماعتی کاموں سے دور رہنے والے کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ دیکھنا اپنے آپ کو گھاٹیوں میں پراگندہ نہ کرلینا۔ جماعت اور اہلِ ایمان کے ساتھ لگے رہنا۔ (مشکٰوۃ باب الاعتصام)

شُکر

- فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے یہ کھانا دیا

بغیر میری اپنی تدبیر اور طاقت کے، تو اس سے جو گناہ پچھلے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد)

جذبۂ شکر پیدا کرنے کی تدبیر

- فرمایا وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا) اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں۔ (ورنہ خدا کی ناشکری کا جذبہ اُبھر آئے گا) (مسلم)

صبر و استقامت

- فرمایا جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔
(بخاری و مسلم)
- مصیبت پر صبر کرنا عبادت ہے۔ (ابی نعیم)
- جو پریشان ہوا اس نے گویا صبر نہیں کیا۔ مسلمان کو چاہیے کہ دنیاوی امور میں ہراساں نہ ہو اور اللہ پر توکل رکھے۔
- سفیانؓ ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ اسلام کے سلسلہ میں ایسی جامع بات مجھے بتا دیجیے کہ پھر کسی اور سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ آپ نے فرمایا کہ آمَنۡتُ باللہ کہہ اور اس پر جم جاؤ۔ (مسلم)
- فرمایا بلاشبہ خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں سے محفوظ رہا۔ (یہ بات آپؐ نے تین

بار فرمائی) لیکن جو امتحان میں اور آزمائش میں ڈالا گیا پھر بھی وہ حق پر جما رہا تو اس کے کیا، کہنے ایسے آدمی کے لیے شاباشی ہے۔ (ابوداوٗد)

آزمائش اور صبر

- فرمایا آزمائش جتنی سخت ہوگی، اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ) آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہِ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لیے آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے۔ (ترمذی)
- فرمایا، مومن مردوں اور عورتوں کو وقتاً فوقتاً آزمائشیں آتی رہتی ہیں۔ کبھی خود اس پر کوئی مصیبت آتی ہے کبھی اس کا لڑکا مرجاتا ہے۔ کبھی اس کا مال تباہ ہوجاتا ہے (اور وہ ان تمام) مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے اور وہ برائیوں سے دور ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

قرآن سے شغف

- فرمایا قلوب زنگ آلود ہوجاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہوجاتا ہے جب اس پر پانی پڑتا ہے۔ پوچھا گیا یارسول اللہؐ پھر دلوں کے زنگ کو دور کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا، دل کا زنگ اس طرح دُور ہوتا ہے کہ آدمی موت کو کثرت سے یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ (مشکوٰۃ)

توکّل

- فرمایا تم لوگ اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ صبح کو جب وہ روزی کی تلاش میں گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

جہاد کا جذبہ

فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کیے بغیر مرگیا اور اس کے دل میں اس کی آرزو بھی نہیں تھی تو وہ نفاق کی ایک کیفیت میں مرا۔ (مسلم)

احتساب

- عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لیے عمل کرے۔ پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے پڑ جائے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا رہے۔ (ترمذی)

عیش کوشی سے پرہیز

- فرمایا میں عیش اور سہولت کی زندگی کیسے گزاروں جب کہ اسرافیلؑ صُور منہ میں لیے، کان لگائے، سر جھکائے انتظار کر رہا ہے کہ کب صُور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔
- فرمایا تمام بنی آدم خطا کار ہیں۔ سب میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

توبہ و استغفار

- فرمایا بندہ گناہ کرنے کے بعد معافی مانگنے کے لیے اللہ کی طرف پلٹتا ہے، تو اللہ کو

اپنے بندے کے پلٹنے پر اس شخص کے مقابلے میں زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنی اونٹنی جس پر اس کی زندگی کا دارومدار تھا کسی بیابان میں کھودی پھر اس نے اچانک اسے پالیا ہو (تو وہ اس اونٹ کو پا کر جتنا خوش ہوتا ہے، اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے ہی آدمی کی توبہ سے اللہ خوش ہوتا ہے بلکہ خدا کی خوشی اس کے مقابلے میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ وہ رحم وکرم کا سرچشمہ ہے) (بخاری ومسلم)

- اللہ بندے کی توبہ سانس کے اکھڑنے (موت کی بیہوشی) سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔ (ترمذی)
- اے لوگو! اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، مجھے دیکھو میں دن میں سوسو بار اللہ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔
- جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابنِ ماجہ۔ مشکوٰۃ)

داعیانہ صفات

یوں تو اُمّتِ مُسلمہ کے ہر فرد میں ان صفات کا ہونا ضروری ہے لیکن جو لوگ اس بگڑے ہوئے ماحول میں دین کو زندہ کرنے اٹھیں ان کے لیے تو یہ توشہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ اس صورت میں ہم اپنے مقصد کے مقتصیات تک پہنچ سکتے ہیں۔ ذیل میں ان ہی داعیانہ اوصاف کو احادیث کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

لوگو! میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے آگ جلائی اور جب آس پاس کا ماحول آگ کی روشنی سے چمک اٹھا تو یہ کیڑے پتنگے اس پر گرنے لگے اور وہ شخص پوری قوت سے ان کیڑوں پتنگوں کو روک دیتا ہے، لیکن پتنگے ہیں کہ اس کی کوشش ناکام بنائے دے رہے ہیں اور آگ میں گھسے پڑ رہے ہیں (اسی طرح میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑ رہے ہو۔ (مشکوٰۃ)

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

محبت

- جس نے محبت کی تو خدا کے لیے اور دشمنی کی تو صرف خدا کے لیے، کسی کو کچھ دیا تو خدا کے لیے اور کسی کو روکا تو خدا کے لیے، اس نے اپنے ایمان کو پایۂ تکمیل تک پہنچادیا۔

- آپؐ نے دریافت کیا ایمان کی کون سی کڑی مضبوط ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں دوستی اور اس کی راہ میں محبت اور دشمنی۔ (بیہقی)
- آپ نے فرمایا کہ جانتے ہو کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کسی نے نماز اور زکوۃ کو کہا اور کسی نے جہاد کو۔ آپؐ نے فرمایا صرف اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں محبوب ترین ہے۔ (ابوداؤد)
- میری محبت ان لوگوں پر واجب ہوگئی جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میرے لیے ساتھ مل کر بیٹھیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملنے جائیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر مال خرچ کریں۔

بندگانِ خدا کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی تڑپ

- فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور جب آس پاس کا ماحول آگ کی روشنی سے چمک اٹھا تو یہ کیڑے پتنگے اس پر گرنے لگے اور وہ شخص پوری قوت سے ان کیڑوں پتنگوں کو روک رہا ہے، لیکن پتنگے ہیں کہ اس کی کوشش ناکام بنائے دے رہے ہیں اور آگ میں گُھسے پڑ رہے ہیں (اسی طرح) میں تمھیں کمرے سے پکڑ پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑ رہے ہو۔ (مشکوٰۃ)

نو باتوں کا حکم

- فرمایا، میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ① کُھلے اور چُھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرو ② خواہ فقیری کی حالت ہو کہ امیری کی، بہرحال راستی پر قائم رہوں

③ خواہ کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصّہ میں بہرحال انصاف کی بات کہوں ④ اور یہ کہ جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں ⑤ جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں ⑥ جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کردوں ⑦ میری خاموشی تفکر کی خاموشی ہو ⑧ میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو ⑨ اور میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلاؤں اور بدی سے روکوں۔

''مومن''—احادیث کی روشنی میں

فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ:

- مومن سادہ اور سخی ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور بخیل ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)
- مومن کی فراست سے بچو، تحقیق وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔
- مومن کی زبان دل میں ہوتی ہے (یعنی جب وہ کچھ کہتا ہے تو پہلے سوچ لیتا ہے پھر کہتا ہے)۔
- مومن کے لیے موت اس کے رب کی طرف سے تحفہ ہے۔
- مومن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔
- مومن کی مثال ہری بھری کھیتی کی ہے کہ ہوائیں اسے اونچا نیچا کرتی رہتی ہیں، کبھی بٹھا دیتی ہیں، کبھی سیدھا کردیتی ہیں تا آنکہ اس کی مدّتِ حیات پُوری ہوجاتی ہے (یعنی مومن کو نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مشکلات بھی آتی ہیں اور آرام و راحت بھی حاصل ہوتا ہے) لیکن کسی حال میں بھی مومن استقلال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔

- مومن وہ ہے جسے لوگ اپنی جان و مال کا امین سمجھیں (یعنی وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا اور امانت دار ہوتا ہے)۔
- مومن کا چہرہ ہشاش بشاش اور دل غمگین رہتا ہے۔
- مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔
- مومن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر یہ کہ جس کا اس کو اجر نہ دیا جاتا ہو حتیٰ کہ کانٹا چبھنے اور تھکن تک کا اسے اجر دیا جاتا ہے۔

(ماخوذ۔ خطبات نبویؐ)

انسانی کمالات اور ان کے حصول کا ذریعہ

ایک بار حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک شخص سائل بن کر حاضر ہوا اور اس نے چند اہم اور ضروری باتوں کے متعلّق سوالات کیے۔ آپؐ نے اس موقع پر جو خطبہ بیان فرمایا، اس کا ترجمہ یہ ہے:

حمد و ثنا کے بعد آپؐ نے فرمایا، اے شخص دنیا و آخرت کے بارے میں جو کچھ تو سوال کرنا چاہتا ہے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ:

(۱) میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا تو خدا سے ڈرتا رہ تو سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

(۲) میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مال دار بن جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا تو قناعت اختیار کر سب سے زیادہ مالدار بن جائے گا۔

(۳) میں چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر شخص بن جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جو سب کے لیے نفع بخش ہو، تو سب کو نفع پہنچا سب سے بہتر بن

جائے گا۔

(۴) اس نے عرض کیا میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو اللہ کی ایسی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسی کہ جیسے وہ تجھے دیکھ رہا ہو۔

(۵) عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔ فرمایا تو اپنے اخلاق سنوار لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

(۶) عرض کیا میں اطاعت گزاروں میں سے ہونا چاہتا ہوں، فرمایا، اپنے فرائض ادا کرتا رہ، تو مطیع لوگوں میں شمار ہو گا۔

(۷) عرض کیا میں خدا سے اس حال میں ملنا چاہتا ہوں کہ میں تمام گناہوں سے پاک صاف ہوں۔ فرمایا، تُو جنابت سے غسل کیا کر، اس کی برکت سے گناہوں سے پاک صاف اُٹھے گا۔

(۸) عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں، فرمایا تو کسی پر ظلم نہ کر، قیامت کے دن نور کے ساتھ اُٹھے گا۔

(۹) عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھ پر رحم فرمائے، فرمایا، تُو اپنی جان پر رحم کر (یعنی اطاعت کر کے دوزخ سے اُسے بچالے اور خلقِ خدا پر رحم کر، خدا تجھ پر رحم فرمائے گا)۔

(۱۰) عرض کیا، میں چاہتا ہوں، سب لوگوں سے بزرگ تر بن جاؤں، فرمایا، مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر، سب سے بزرگ تر بن جائے گا۔

(۱۱) عرض کیا میں چاہتا ہوں، میرے رزق میں زیادتی ہو۔ فرمایا تو ہمیشہ طہارت پر رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

(۱۲) عرض کیا میں چاہتا ہوں، خدا اور رسولؐ کا دوست بن جاؤں۔ فرمایا جو چیزیں خدا اور رسولؐ کو پسند ہیں ان کو پسند کر اور جن چیزوں سے خدا اور رسولؐ کو نفرت ہے ان سے نفرت کر، تو خدا اور رسولؐ کا دوست بن جائے گا۔

(۱۳) عرض کیا میں خدا کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں، فرمایا تو کسی پر بے جا غصّہ نہ کر، تو خدا کے غضب اور ناراضگی سے بچے گا۔

(۱۴) عرض کیا میں خدا کے دربار میں مُستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ، مُستجاب الدعوات ہوجائے گا۔

(۱۵) عرض کیا میں چاہتا ہوں خدا میرے عیوب چُھپالے۔ فرمایا تو اپنے بھائیوں کے عیب چُھپا، خدا تیرے عیوب چھپائے گا۔

(۱۶) عرض کیا میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی۔ فرمایا خوفِ خدا سے رونے سے، خدا سے عاجزی کرنے سے اور بیماریوں سے۔

(۱۷) عرض کیا میں چاہتا ہوں خدا مجھ کو قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔ فرمایا اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر، خدا تجھ کو رسوا نہ کرے گا۔

(۱۸) عرض کیا کون سی نیکی خدا کے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا، اچھّے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور خدا کے فیصلوں پر خوشی۔

(۱۹) عرض کیا خدا کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟ فرمایا بدترین اخلاق اور کنجوسی۔

(۲۰) عرض کیا کون سی چیز خدا کے غضب کو روکتی ہے: فرمایا، پوشیدگی سے صدقہ دینا اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا۔

(۲۱) عرض کیا جہنّم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی، فرمایا ''روزہ''

(کنزالعمال و جامع صغیر ۱۷۶)

ذکرِ الٰہی

اللہ کی یاد دل کو زندگی بخشتی ہے اور اس سے غفلت انسان کے دل پر، جس سے کہ فی الواقع انسان کی پُوری زندگی عبارت ہے، موت طاری کردیتی ہے۔ انسان کے اندر جو رُوح ہے، ذکرِ الٰہی اس کی غذا ہے۔ اگر اسے یہ غذا نہ ملے تو اس پر موت طاری ہوجاتی ہے چاہے اس کا ظاہری خول (جسم) کتنا ہی طاقت ور ہو۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

- اللہ کا ذکر دلوں کی شفا ہے۔ (کتاب فردوس)
- اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔ (طبرانی)
- باتوں میں عمدہ بات اللہ کا ذکر ہے۔
- لوگوں میں بڑے درجے والے وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ (بیہقی)
- ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر انسان کا کوئی عمل اس کو خدا کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں۔ (ترمذی)
- ذاکر اور غافل کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور مُردہ۔ (بخاری)
- جو شخص رات کی عبادت اور مال خرچ کرنے سے عاجز ہو اور دشمن کے مقابلے سے بزدلی محسوس کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ذکرِ الٰہی کثرت سے کیا کرے۔ (ترمذی)
- قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں؟

پوچھا جائے گا کہ عقل مند سے کون لوگ مراد ہیں؟ جواب ملے گا وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پھر ایک جماعت اُٹھے گی اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوجائے گی۔

○ کوئی جماعت ذکرِ الٰہی میں مشغول نہیں ہوتی، مگر یہ کہ فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (خاص رحمت) نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی جماعتِ ملائکہ میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ (مسلم)

ذکرِ الٰہی اور تقرب الٰہی

○ ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندے کے بہت قریب ہوں۔ جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر اس نے مجھے اپنے جی میں یاد کیا تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر اس نے کسی جماعت میں بیٹھ کر میرا ذکر کیا تو میں ملائکہ کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر بندہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے، تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر بندہ میری طرف چل نکلتا ہے تو میں اس سے دوڑ کر مل جاتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

○ ایک اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے گا تو میں اس کو پناہ دوں

گا۔ (یعنی بندہ اللہ کا قرب حاصل کرتے کرتے فانی عن الذات اور باقی باللہ بن جاتا ہے اور اللہ کی غیبی مدد اور طاقت اس کے شامل حال رہتی ہے۔ (بخاری)

اللہ کی محبوبیت سے دنیا میں محبوبیت

- فرمایا جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السّلام سے فرماتا ہے کہ مجھے فلاں بندے سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو حضرت جبرئیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔ (مسلم)

اذکارِ مسنونہ

کلمۂ طیبہ

- فرمایا کہ بہترین ذکر لَا الٰہ الاّ اللہ اور بہترین دعا الحمدُ للہ ہے۔ (نسائی)
- فرمایا تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو، لوگوں نے دریافت کیا ایمان کس طرح تازہ ہوتا ہے، فرمایا کثرت سے لا الٰہ الاّ اللہ کہا کرو۔ (احمد)
- فرمایا کہ نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کوئی مقصود نہ ہو مگر جہنّم اس پر حرام ہوگی۔ (بخاری، مسلم، احمد، ابنِ ماجہ)
- فرمایا دو کلمے زبان پر تو بہت آسان ہیں، لیکن ترازو میں سب سے زیادہ بھاری اور رحمٰن کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ وہ کلمے سُبحان اللہ وبحمدہٖ اور سبحان اللہ العظیم

ہیں۔ (بخاری ومسلم)

- فرمایا اگر میں سبحان اللہ، الحمدللہ۔ لا الٰہ الاّ اللہ اور اللہ اکبر کہوں تو یہ مجھ کو تمام دنیا کی دولت سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)
- یہ چار کلمے اللہ تعالیٰ کی نظر میں تمام کلمات سے بہتر ہیں۔ ان چاروں میں سے جسے چاہے مقدم رکھے جسے چاہے مؤخر کرے۔ (مسلم)

درود شریف

فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

- جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ اور جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (مسند احمد، نسائی)
- قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)
- بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سورۂ یٰسین

- فرمایا، سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے، جو بندہ اس کو رضا الٰہی اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے وہ بخشا جاتا ہے تم اس کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔ (نسائی)

سورۂ مُلک

فرمایا، قرآن میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ یہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ (ترمذی)

○ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دلاتی اور عذاب کو روکتی ہے۔ (ترمذی شریف)

سورۂ اخلاص

● فرمایا، ایک شخص نماز کی ہر رکعت میں قل ھو اللہ پڑھا کرتا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا، میں اس سورت کو دوست رکھتا ہوں، حضورؐ نے فرمایا اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

● فرمایا، قل ھو اللہ کی محبت تجھ کو جنّت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی)

تہجّد

● حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک رات میں تہجّد کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھ سے اور فاطمہؓ سے کہا ''کیا تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے ہو؟ (بخاری و مسلم)

فرمایا تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں:

● میدانِ جہاد میں باوجود شکست کے ڈٹے رہنا۔

● صدقہ اس طرح دینا کہ دائیں ہاتھ سے دیا جائے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

● رات کو جب سو رہے ہوں تو اٹھ کر نماز پڑھنا۔

● ایک صحابیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تو ذاکرین کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتا ہے تو تُو اٹھ، نماز (تہجد) پڑھ اور غفلت نہ کر۔

فرمایا جب رات کا ایک تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نظر آنے والے آسمان پر آتا ہے اور بندوں کو بلاتا ہے، کہتا ہے کہ کون مجھے پکارتا ہے کہ اس کی مدد کو دوڑوں، کون مجھ سے مانگتا ہے کہ اسے دوں، کون مجھ سے معافی مانگتا ہے کہ اسے معاف کروں۔'' (بخاری ومسلم)

مبارک لیل و نہار

ہر سال بہت سے ایّام اور راتیں آتی ہیں جو اسلام کے نزدیک نہایت فضیلت اور اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ذیل میں انہی مبارک لیل و نہار کے موضوع پر احادیث درج کی گئی ہیں۔

فضیلتِ رمضان

○ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرلے تو وہ ایسا ہے جیسے کہ غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کراسکے اس کے لیے وہ گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے ساتھ اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب

میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔
صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپؐ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسّی کا پلادے، اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصّہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصّہ مغفرت اور آخری حصّہ آگ سے آزادی ہے۔ جو اس مہینہ میں اپنے غلام (اور خادم) کے بوجھ کو ہلکا کردے حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔ اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، ان میں دو چیزیں رضائے الٰہی کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر تمہیں چارۂ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنّت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزے دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ قیامت کے دن میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنّت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

(ماخوذ از فضائل رمضان)

○ حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رمضان مبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ اس میں تمہاری طرف متوجّہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمتِ خاص نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں اور دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں، بس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

شبِ قدر

- فرمایا شبِ قدر میں حضرت جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لیے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہو (اور عبادت میں مشغول ہو) دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پُوری پُوری ادا کردے کیا بدلہ ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پُوری پُوری ادا کردی جائے۔ تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو میرے غلاموں نے اور باندیوں نے فریضہ کو پورا کردیا۔ پھر دعا کے ساتھ چلّاتے ہوئے (عید گاہ کی طرف) نکلے ہیں۔ میری عزت کی قسم، میری مغفرت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم کہ میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کردیے ہیں اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عید گاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں۔
- فرمایا جو شخص لیلتہ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ ثواب کی نیّت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا اس کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)
- حضرت عائشہؓ نبی اکرمؐ سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلتہ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں) میں تلاش کرو۔ (مشکوٰۃ)

عیدین کی راتیں

- فرمایا جو شخص عیدین کی راتوں میں اللہ کی رضا کے واسطے جاگے اور عبادت کرے تو اس کا دل قیامت کے دن مردہ (یعنی دہشت زدہ) نہ ہوگا جب کہ اس دن تمام دل خوف کے مارے دہشت زدہ ہو رہے ہوں گے۔ (طبرانی۔ابنِ ماجہ)

شعبان کی پندرھویں رات

- فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو قیام کرو (یعنی تہجّد پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔ اس روز اللہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا کوئی بندہ مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہے کہ میں اسے معاف کروں، کیا کوئی رزق مانگتا ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں، کیا کوئی مصیبت زدہ ہے جو کہ مجھ سے مصیبت کے رفع ہونے کی درخواست کرے کہ میں اس کی مصیبت دور کردوں۔ (ابنِ ماجہ)
- اس مبارک مہینہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ اس مہینے میں بندوں کے عمل اللہ رب العالمین کے روبرو پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش ہوں۔ (نسائی)

یومِ جمعہ

- فرمایا، سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے۔ اسی دن وہ جنّت کے اندر داخل کیے گئے۔ (مشکوٰۃ، ترمذی، ابنِ ماجہ)

○ لوگو جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ تمہارے درود (فرشتوں کی وساطت سے) مجھ تک پہنچتے ہیں۔ (مشکٰوۃ، ابنِ ماجہ)

شوال کے روزے

فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر چھ روز شوال کے مہینہ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ: یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں، بلکہ پُورے ماہ میں سوائے عید الفطر کے کسی دن بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

ماہِ محرّم

فرمایا، رمضان کے روزوں کے بعد افضل روزہ محرم کے مہینے کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجّد ہے۔ (مسلم)

محرم میں روزہ رکھو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے گزشتہ گناہوں کو اسی مہینے میں معاف فرمایا تھا اور آئندہ بھی اللہ کئی موقعوں پر متوجّہ ہوگا اور ان کے گناہ بخشے گا۔

(مسند احمد، ترمذی)

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جامع تعلیمات

عافیت کن چیزوں میں ہے؟

آپؐ نے فرمایا عافیت دس باتوں میں ہے۔ پانچ تو دنیا کے لیے مخصوص ہیں اور پانچ آخرت کے لیے وقف ہیں۔ دنیاوی عافیت یہ ہے:

① علم ② عبادت ③ رزقِ حلال ④ مصیبت پر صبر ⑤ نعمت پر شکر۔

آخرت کی عافیت یہ ہے کہ ① ملک الموت شفقت و رحمت سے آئے ② منکر نکیر نہ ڈرائیں ③ بڑی دہشت سے امن ملے ④ برائیاں مٹادی جائیں اور نیکیاں قبول ہوں ⑤ پل صراط سے چمکدار بجلی کی طرح گزر ہوا اور جنّت میں سلامتی سے داخلہ ہو۔

(خطباتِ نبویؐ)

○ فرمایا، جس نے پانچ چیزوں کی توہین کی، پانچ چیزوں سے محروم رہا۔

① جس نے علماء کی توہین کی وہ دین سے محروم رہا۔

② جس نے اُمراء کی توہین کی وہ دنیا سے محروم رہا۔

③ جس نے پڑوسیوں کو کم سمجھا، وہ منافع سے محروم رہا۔

④ جس نے قرابت داروں کو ہلکا جانا، اس نے دوستی کھوئی۔

⑤ جس نے اپنے اہل کو کم سمجھا وہ اچھّی زندگی سے محروم رہا۔

(ابن حجر مکی۔ ماخوذ خطبات نبویؐ)

پانچ انعاماتِ الٰہی

○ فرمایا، پانچ چیزیں اللہ جس کو دیتا ہے اس کو پانچ اور بھی دیتا ہے:
① جس کو شکر کرنے کی توفیق ملتی ہے، اس کو برکت بھی ملتی ہے۔
② جو دعا کرنے کا عادی بنتا ہے خدا اس کو قبولیت بخشتا ہے۔
③ جو استغفار کرتا ہے خدا اسے بخشتا ہے۔
④ جو توبہ کرتا ہے خدا اسے قبول کرتا ہے۔
⑤ جو صدقہ کرتا ہے خدا اسے شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔
(طبرانی)

○ فرمایا پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت جانو،
① جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ ② صحت کو بیماری سے پہلے۔ ③ مالداری کو فقیری سے پہلے۔ ④ زندگی کو موت سے پہلے۔ ⑤ فرصت کو مشغولیت سے پہلے۔

اپنی تعریف

○ فرمایا لوگوں سے اپنی تعریف سُننے کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ (پھر اسے نہ اپنے عیب نظر آتے ہیں) نہ دوسروں سے اپنے عیوب سُننا پسند کرتا ہے۔

بدبختی کی چار علامتیں

○ فرمایا، چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں ① گذشتہ گناہوں کو بھول جانا حالاں کہ اللہ کے نزدیک وہ سب محفوظ ہیں۔ ② گذشتہ نیکیوں کو یاد رکھنا نہیں معلوم کہ وہ قبول ہوئیں کہ نہیں ③ دنیاوی معاملات میں سے اوپر والوں کی طرف نظر رکھنا۔ ④ دین کے معاملے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھنا۔

نیک بختی کی علامتیں

○ فرمایا چار باتیں نیک بختی کی علامت ہیں ① گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا ② نیکیوں کو بھلا دینا۔ ③ دنیاوی معاملات میں کمزور لوگوں کو دیکھنا تاکہ شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ اور ④ دین کے معاملے میں اونچے اور اچھے لوگوں کو دیکھنا کہ عمل کی توفیق ہو۔ (منبہات)

چار جوہرِ انسانی

○ فرمایا، انسان کے بدن میں چار جوہر ہیں۔ عقل، دین، حیا اور عملِ صالح۔ پس عقل کو غصّہ زائل کردیتا ہے۔ دین کو حسد۔ حیا کو لالچ اور عمل صالح کو غیبت۔ (منبہات)

پھر فرمایا:

صدقہ، مال کی حفاظت کرتا ہے۔

خلوص، اعمال کی حفاظت کرتا ہے۔

سچائی، قول کی حفاظت کرتی ہے۔

مشورہ، رائے کی حفاظت کرتا ہے۔ (منبہات)

نجات دینے والی چیزیں

○ فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں:

① ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

② فقیری اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔

③ غصّہ اور خوشی دونوں کیفیتوں میں انصاف کرنا۔

تین ہلاک کرنے والی چیزیں

○ فرمایا تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔
① سخت بخیلی ② خواہشات کی تابعداری ③ اپنی جان پر اترانا۔

تین چیزیں گناہوں کا کفّارہ

○ فرمایا تین چیزیں گناہوں کا کفّارہ ہیں۔
① مشکلات میں وضو کا پُورا کرنا۔
② جماعت کی طرف کثرت سے نقل وحرکت کرنا
③ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

تین چیزیں درجات بلند کرنے والی ہیں،

○ فرمایا تین چیزیں درجات کو بلند کرتی ہیں:
① سلام کو پھیلانا۔
② راتوں کو جب سب سو رہے ہوں تو نماز کا پڑھنا۔
③ کھانا کھلانا۔

عرشِ الٰہی کا سایہ

○ فرمایا سات قسم کے آدمی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن کو اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل بادشاہ ② وہ نوجوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو ③ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اَٹکا رہتا ہو ④ وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے واسطے محبت ہو اور اسی پر ان کا اجتماع ہو

اور اسی پر جدائی ہو ⑤ وہ شخص جس کو کوئی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ڈر مانع ہے ⑥ وہ شخص جو ایسے خفیہ طریق سے صدقہ کرے کہ ایک ہاتھ سے دیا جائے تو دوسرے کو خبر نہ ہو ⑦ وہ شخص جو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگے۔

صالح نوجوان

- فرمایا اللہ کے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ محبوب وہ نوجوان ہے جو خوبصورت ہو اور اس نے اپنی جوانی اور خوبصورتی کو اللہ کے لیے اور اس کی اطاعت میں صرف کیا ہو۔ یہی وہ جوان ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرا سچّا بندہ ہے۔ (ابنِ عساکر)

صالح نوجوان سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میرے بعض فرشتوں کے برابر ہے۔ (طبرانی)

مخالفتِ نفس

- فرمایا ہوشیار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع بنائے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کا تابع بنائے اور پھر اللہ سے (مغفرت اور اجر) کا متوقع ہو۔ (ترمذی)

سچ اور جھوٹ

- لوگو سچ بولا کرو اس لیے کہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ (مسلم)

بُرے خیالات

- فرمایا، جو بُرے خیالات میری اُمّت کے لوگوں کے دل میں آتے ہیں، تو خدا ان کو معاف کردیتا ہے جب کہ وہ ان کو زبان سے نہ نکالیں اور اس پر عمل نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

کامیاب لوگ

- ارشاد فرمایا تین آدمی خدا کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے جب کہ اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا:

① سختی میں وضو کرنے والا۔
② بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔
③ تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے والا۔

اور فرمایا کہ، جو معصیّت کی ذلّت سے نکل کر خدا کی اطاعت میں لگ جاتا ہے، اللہ اس کو بلا مال کے مالدار کردیتا ہے۔ بغیر لشکر کے فتح دیتا ہے اور بغیر قبیلہ کے مدد کے عزت دیتا ہے۔ پھر فرمایا:

- محبت، معرفت کی اساس ہے۔
- پاک دامنی، یقین کی علامت ہے۔
- یقین کی چوٹی تقویٰ ہے اور خدا کے فیصلوں پر رضا مندی ہے۔

محبت کی جانچ تین باتوں میں ہے۔

① اپنے محبوب کے کلام کو دوسروں کے کلام پر ترجیح دے۔
② اپنے محبوب کی ہم نشینی کو دوسروں پر ترجیح دے۔

③ اور اپنے محبوب کی مرضی کو دوسروں کی مرضی پر ترجیح دے۔

(منبہّات)

- اللہ نے جو کچھ تیرا حصّہ مقرر کردیا ہے۔ اگر تو اس پر راضی رہے گا تو گویا تو ہی سب سے زیادہ مال دار شخص ہوگا۔ (ترمذی)
- فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کے ساتھ ایسا مذاق کرو جس سے اسے تکلیف ہو۔ اور نہ ایسا مذاق کرو جسے پورا نہ کرسکو۔ (ترمذی)

پسند اور ناپسند کا معیار

- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری۔ ۶:۲)

مُسلمان کی تعریف

- مسلم وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ہر اس بات کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے روکا ہے۔ (بخاری)
- جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)
- مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

اطاعت کی حدود

- اطاعت صرف معروف میں ہے (یعنی ان کاموں میں جو دین کے احکام کے خلاف نہ ہوں)۔ (بخاری)

○ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اس کی رعیّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری)

سچ اور جھوٹ

○ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنّت میں پہنچاتی ہے، انسان سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

○ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی جہنّم میں پہنچاتی ہے۔ اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک وہ کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

دُنیا کی حقیقت

○ اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے اور اس کے بعد یہ دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔ (مسلم)

بہترین لوگ

○ مومنوں میں سے ایمان میں کامل ترین وہ ہیں جو خلق میں سب سے اچھّے ہوں۔ اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔ (بخاری)

ریا شرک ہے

○ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

- اپنے بھائی کی مصیبت پر خوش نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمائے اور تم کو اس میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی)

اہم ترین سوالات

- انسان قیامت میں خدا کے حضور سے ہٹ نہیں سکتا جب تک اس سے پانچ باتوں کا جواب نہ لیا جائے،
- اس نے اپنی عمر کیسے گزاری؟
- اپنی جوانی کیسے صرف کی؟
- مال کہاں سے کمایا؟
- جو کچھ کمایا وہ کہاں خرچ کیا؟
- جو کچھ اسے معلوم تھا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی)

گناہوں کو حقیر نہ جانو

ان گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرو جن کو حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس ہوگی۔ (ابنِ ماجہ)

- لوگ جب کسی برائی کو ہوتا ہوا دیکھیں اور اسے مٹانے کی کوشش نہ کریں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی)
- بہترین جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کا کہنا ہے۔ (مشکوٰۃ)
- جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا اور اس سے پیروی کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

- جو کوئی گمراہی کی طرف دعوت دے گا تو اس پر اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ اس کی پیروی کرنے والوں پر ہوتا ہے اور اس سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (مسلم)
- جو کوئی مسلمان عیب کو چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ (بخاری و مسلم)
- جو کوئی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)
- جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)
- ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے بنانے پر تو فخر کریں گے، مگر انہیں آباد نہیں کریں گے۔ (بخاری)
- کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو، مگر اسراف سے بچو۔ (بخاری)
- اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے، تو اللہ یاد آجائے اور بدترین بندے وہ ہیں جو اِدھر کی باتیں اُدھر لگاتے رہتے ہیں، دوستوں میں تفریق ڈلواتے ہیں اور بے گناہوں پر الزام لگا کر انہیں مصیبت میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)
- سُنو اور اطاعت کرو اگر ایک حبشی کو ہی حاکم بنایا گیا ہو۔ (بخاری)
- اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)
- نفل کاموں میں سے اتنے کام کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم اللہ نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاتے ہو اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ دین (دین کا

کام) ہے جس کو اس کا کرنے والا ہمیشہ کرے۔ (بخاری)

- اللہ کو ہر وقت یاد رکھو وہ تم کو یاد رکھے گا اور تمہاری حفاظت کرے گا۔ (ترمذی و احمد)
- انسان کہتا ہے ''میرا مال، میرا مال'' مگر اے انسان تیرا مال سوائے اس کے کون سا ہے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا۔ تو نے پہنا اور صرف کر ڈالا یا تو نے صدقہ کیا اور آخرت کے لیے ذخیرہ کیا۔ (مسلم۔ مسند احمد)

خطبۂ عرفات (خطبۂ حجتہ الوداع)

- تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ہم اس کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اسی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اسی کے حضور اظہارِ ندامت کرتے ہیں۔ ہم اپنے دلوں کی فتنہ انگیزیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں کے مقابلہ میں اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے اسے کوئی دوسرا گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہی ہدایت کی توفیق نہ دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں چلاسکتا۔
- اور میں اعلان کرتا ہوں اس حقیقت کا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اعلان کرتا ہوں اس حقیقت کا کہ محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

اللہ کے بندو! میں تم کو اسی کی عبادت کی نصیحت کرتا ہوں اور ترغیب دلاتا ہوں۔

- میں آغازِ کلام اس بات سے کرتا ہوں جو باعثِ خیر ہے۔
- اس (تمہید) کے بعد (میں کہتا ہوں کہ) اے لوگو! میری باتیں غور سے سنو، میں تمہیں وضاحت سے بتاتا ہوں، کیونکہ میں ایسا نہیں سمجھتا کہ اس سال کے بعد میں تم سے اس مقام پر ملاقات کرسکوں۔
- اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے (باہم دگر) حرام کردیے

گئے ہیں تا آنکہ تم اپنے رب کے حضور جا کے پیش ہو جاؤ۔ جیسے کہ تمہارے اس مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں تمہارا یہ دن محترم ہے۔

- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچادی! اے اللہ! تو خود گواہ رہیو!
- سو جو کسی کے قبضہ میں کوئی امانت ہو تو اسے اس کے مالک کو ادا کر دے۔
- دورِ جاہلیت کی سودی رقمیں کالعدم کردی گئیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کے سودی مطالبات کو کالعدم کرتا ہوں۔
- دورِ جاہلیت کے تمام خونوں کے مطالباتِ قصاص کالعدم کر دیے گئے اور سب سے پہلے میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے خون کا مطالبہ ساقط کرتا ہوں۔
- دورِ جاہلیت کے تمام اعزازات اور مناصب کالعدم کیے جاتے ہیں۔ ماسوائے سدانۃ (کعبہ کی دیکھ بھال کا شعبہ) اور سقلیۃ (حاجیوں کے شعبہ آب رسانی) کے۔
- قتلِ عمد کا قصاص لیا جائے گا۔ شبہ قتل عمد جو لاٹھی یا پتھر (کی ضرب) سے وقوع میں آئے اس کی دیت سو اونٹ مقرر کی جاتی ہے جو اس میں اضافہ کرے سو وہ اہل جاہلیت میں شامل ہوگا۔
- اے لوگو! شیطان (نظامِ حق کے چھا جانے کے بعد) اس بات سے تو ناامید ہو گیا ہے کہ اب تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ اس پر بھی خوش ہوگا کہ اس کے علاوہ ان دوسرے گناہوں میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم ہلکا سمجھتے ہو۔
- اے لوگو! مہینوں (یعنی حرام مہینوں) کا ادل بدل کفر کے طرزِ عمل میں اضافہ ہے اور اس کے ذریعہ کفار اور زیادہ گمراہی میں پڑتے ہیں کہ ایک سال کسی مہینہ کو حلال کر دیتے ہیں اور دوسرے سال حرام ٹھہرا لیتے ہیں تاکہ (آگے پیچھے کرکے) خدا

کے حرام کردہ مہینوں کی فقط گنتی پوری کر دیں۔

- یقیناً آج زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت پر آ گیا ہے جو اس وقت تھی جب کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یہ کتاب اس کی (نوشتۂ تقدیر) میں اسی طرح ثبت ہے۔ ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم اور ایک، اکیلا الگ، یعنی رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔
- آگاہ ہو کہ میں نے بات پہنچا دی۔ اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو:
- اے لوگو! تمہاری خواتین کو تمہارے مقابلے میں کچھ حقوق دیے گئے ہیں اور تمہیں ان کے مقابلہ میں حقوق دیے گئے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ تمہاری خوابگاہوں میں تمہارے علاوہ کسی کو نہ آنے دیں اور کسی شخص کو (گھر میں) تمہاری اجازت کے بغیر داخل نہ ہونے دیں جس کا داخل ہونا تمہیں پسند نہ ہو اور کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر وہ کوئی ایسی بات کریں تو تم کو اللہ نے اجازت دی ہے کہ (ان کی اصلاح کے لیے) ان کو جدا کر سکتے ہو اور ایسی بدنی سزا دے سکتے ہو جو نشان ڈالنے والی نہ ہو، پھر اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت میں چلیں، تو قاعدے کے مطابق ان کا نان و نفقہ تمہارے ذمہ ہے۔ یقیناً خواتین تمہارے زیر نگیں ہیں جو اپنے لیے بطورِ خود کچھ نہیں کر سکتیں۔ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر اپنی رفاقت میں لیا ہے اور ان کے جسموں کو اللہ ہی کے قانون کے تحت تصرف میں لیا ہے۔ سو خواتین کے معاملے میں خدا سے ڈرو اور بھلے طریق سے ان کی تربیت کرو۔
- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- اے لوگو! مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کا مال

(لینا) اس کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہے!

- آ گاہ رہو کہ میں نے بات پہنچادی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- سو میرے بعد کہیں (اس اخوت کو ترک کرکے) پھر کافرانہ ڈھنگ اختیار کرکے ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنے لگنا۔
- میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ جب تک اس پر کار بند رہو گے، کبھی راہِ راست سے نہ ہٹو گے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب۔
- آ گاہ رہو کہ میں نے بات پہنچادی۔ اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو۔
- اے لوگو! تمہارا رب ایک ہی ہے اور تمہارا ابوالآ باء بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدم علیہ السّلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السّلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت مند وہ ہے جو زیادہ تقویٰ دکھانے والا ہے۔ کسی عربی کو عجمی کے مقابلہ میں کوئی برتری ہے تو تقویٰ کی بنا پر ہے۔
- آ گاہ رہو کہ میں نے بات پہنچادی، اے اللہ! تو بھی گواہ رہیو!
- اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تو اب تم بتاؤ کیا کہو گے؟

لوگوں نے پکار کر کہا:

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام پہنچادیا۔ امّت کو نصیحت کرنے کا حق ادا کردیا۔ حقیقت سے سارے پردے اٹھا دیے اور امانت الٰہی کو ہم تک کما حقہ، پہنچا دیا۔''

- اے اللہ تو گواہ رہیو! اے اللہ تو گواہ رہیو!! اے اللہ تو گواہ رہیو!!
- جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں غیر حاضر لوگوں تک پہنچادیں ممکن ہے کہ بعض سامعین کے مقابلے میں بعض غیر حاضر لوگ ان باتوں کو زیادہ اچھّی طرح یاد رکھیں اور ان کی حفاظت کریں۔

- اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کے لیے ثابت کردہ حصّہ مقرر کر دیا ہے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیّت کرنا جائز نہیں ہے۔
- بچّہ اس کا جس کے بستر پر (نکاح میں) تولد ہو اور بدکار کے لیے پتھر!!
- جس نے اپنے باپ کے بجائے کسی دوسرے کو باپ قرار دیا یا جس غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا ظاہر کیا تو ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے لعنت ہے اس سے (قیامت کے دن) کوئی بدلہ یا عوض قبول نہ ہوگا۔
- تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو اور اس کی رحمتیں نازل ہوں۔

خطبہ ٔ منیٰ

- اے لوگو! میرے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امّت برپا کی جانے والی ہے۔ پس غور سے سنو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو۔ نماز پنجگانہ قائم کرتے رہو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھتے رہو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ دلی رغبت سے ادا کرتے رہو۔ اپنے رب کے حرمِ پاک کا حج کرتے رہو اور اپنے امرأ و حکّام کی اطاعت پر کاربند رہو تاکہ اپنے رب کی جنّت میں جگہ پاسکو۔

محسنِ انسانیتؐ کے بعد

- پہلے اپنی محکم سنت کے مطابق خدا کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا:

اس کے بعد (کہنا یہ ہے کہ) اے لوگو، میں بہرحال ایک انسان ہوں۔ شاید جلد ہی میرے پاس خدا کا (بلاوا لے کر) قاصد آپہنچے اور میں لبیّک کہوں، میں ذمہ داری کے

دو بوجھ تمہارے اندر چھوڑے جارہا ہوں ان میں سے ایک خدا کی کتاب ہے جس میں ضابطہ ہدایت اور روشنی اور حکمت ہے۔ سو خدا کی کتاب کو تھام لو اور اسی سے رہنمائی حاصل کرو۔" (پھر قرآن کی طرف بہت ہی ترغیب و تشویق دلائی) پھر فرمایا: "اور دوسرے میرے گھر کے لوگ ہیں۔ اپنے گھر کے لوگوں کے بارے میں مَیں تمہیں خدا ہی کی یاد دلاتا ہوں۔"

- ماہ صفر ۱۱ھ کے آغاز ہی سے سفرِ آخرت کے لیے محسنِ انسانیت کی روحِ پاک نے تیاریاں شروع کر دیں۔ اُحد تشریف لے گئے اور شہدائے اُحد کے لیے سربسجود ہو کر دعا کی۔ واپس آ کر پھر ذیل کا خطبہ دیا۔
- لوگو! میں تم سے پہلے رخصت ہونے والا ہوں اور خدا کے سامنے تمہارے متعلّق شہادت دینے والا ہوں۔ واللہ! میں حوضِ کوثر کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے سلطنتوں کے خزانوں کی کُنجیاں تفویض کر دی گئی ہیں۔ (یعنی مختلف ممالک دعوتِ حق کے نتیجہ میں فتح ہونے والے ہیں) مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، ڈر یہ ہے کہ دنیوی مفاد کی کشمکش میں نہ پڑ جاؤ۔"

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة......

خدا تک پہنچنے کے سب ذریعے لوگوں پر بند ہیں۔ صرف ایک
راستہ کُھلا ہوا ہے، اور وہ صرف اتباعِ رسول ؐ اللہ ہے۔
(حضرت جنید بغدادیؒ)